ماہنامہ لاہور
نعت
33 واں
حمد میں نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 18 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ) اور اقبال بابر کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 18 جنوری 2005 شمارہ 1

حمد میں نعت

سرپرست خصوصی
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود
ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود
منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ممالک کے لیے 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: ماڈرن گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نیو چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا پہلا حمدیہ اور ۳۳واں اُردو مجموعۂ نعت

حمد میں نعت

۶۶ حمدیں/نعتیں

راجا رشید محمود

اُردو کے اولین صاحبِ کتاب حمد گو مفتی غلام سرور لاہوریؒ کے نام

شاعر کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو:

(۱) ورفعنا لک ذکرک۔ ۲ حمدیں۔ ۷۳ نعتیں۔ ۱۴ مناقب۔ (۲) حدیث شوق۔ ۷۸ نعتیں (۳) منشور نعت (فردیات نعت کا پہلا مجموعہ) ۵۰۰ اردو اشعار (۴) سیرت منظوم (قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ۱۰۱ قطعات (۵) ۹۲ (نعتیہ قطعات) (۶) شہر کرم (پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے) ۹۲ + ۱ نعتیں۔ ۳۲۱ اشعار۔ ۷۹ قطعات (۷) مدیح سرکار ﷺ۔ ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۸) قطعات نعت (۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات) (۹) نبی علی الصلوٰۃ (ہر شعر میں درود پاک کا ذکر) ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۱۰) مخمسات نعت (نعتیہ مخمسوں کا پہلا مجموعہ) ۵۰ مخمسے (۱۱) تضامین نعت (اشعار اقبال پر ۵۳ تضمینیں (۱۲) فردیات نعت۔ ۵۸۰ فردیات (۱۳) کتاب نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۴) حرف نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۵) نعت (ہر شعر میں نعت کا ذکر) ۵۳ نعتیں (۱۶) سلام ارادات (غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام) (۱۷) اشعار نعت۔ ۵۴۰ فردیات (۱۸) اوراق نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۹) مدحت سرور ﷺ۔ ۵۳ نعتیں (۲۰) عرفان نعت۔ ۶۳ نعتیں (ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت کے حوالے سے) (۲۱) دیار نعت۔ میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں (۲۲) تسبیح نعت۔ ۱۰۱ نعتیں (۲۳) صباح نعت۔ ۵۳ نعتیں (۲۴) احرام نعت۔ ۶۳ نعتیں (۲۵) شعاع نعت۔ ۹۲ نعتیں (۲۶) دیوان نعت (ردیف وار ۶۳ نعتیں) (۲۷) منتشرات نعت۔ ۵۴۶ فردیات (۲۸) منظومات۔ ۱۹ نعتیں + ۵۶ مناقب + ۴۴ نظمیں (۲۹) تجلیات نعت۔ حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد اور ۵۳ نعتیں (۳۰) واردات نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۱) بیان نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۲) مینائے نعت (غزلیات امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں) (۳۳) حمد میں نعت (ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی) ۶۶ حمدیں ۱ نعتیں (۳۴) التفات نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۵) عنایت نعت (زیر تدوین)

پنجابی:

(۱) نعتاں دی ڈالی۔ ۶۳ نعتیں (۲) حق دی تائید۔ ۸۰ صفحات۔ ۱۹۵۶ (۳) ساڈے آقا سائیں ﷺ۔ (پنجابی ادب میں پہلا مجموعہ فردیات) ۳۶۸ ابیات۔

(کل ۲۲۴۰ صفحات)

ثنا و مدحت

۱۔ خدایا! جو نہاں تھا پیارؑ اسے کر کے عیاں تو نے
کیا مہماں اپنا مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ہاں تو نے ۱۲٬۱۱

۲۔ یوں رسولِ پاک ﷺ نے توحید پھیلائی تری
مالکِ کل! ہو گئی خلقت تمنائی تری ۱۴٬۱۳

۳۔ کہتا ہے نعتؑ چاہے جو مولا تری خوشی
یہؑ ہے ترا ایماؑ ترا منشاؑ تری خوشی ۱۶٬۱۵

۴۔ توجہ ہے ترے محبوب ﷺ کی اور اقتضا تیرا
کہ میں ہوں نعت گو سرکار ﷺ کاؑ مدحت سرا تیرا ۱۸٬۱۷

۵۔ ذوقِ صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے
اس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کس نے ۲۰٬۱۹

۶۔ مدیح نبی ﷺ کی صدا ہوں الٰہی!
کہ مشغول اس میں سدا ہوں الٰہی! ۲۲٬۲۱

۷۔ نبی ﷺ کے واسطے آیا درود اس کاؑ سلام اس کا
کہ جن کے دستِ رحمت سے ہوا اکرام عام اس کا ۲۴٬۲۳

۸۔ تیرا کرمؑ نبی ﷺ کی عنایت ہے اے کریم!
میرے لبوں پہ دونوں کی مدحت ہے اے کریم! ۲۶٬۲۵

۹۔ شکلِ سرور ﷺ میں جو ہے سامنے رحمت تیری
ان کے مولود سے ظاہر ہوئی حکمت تیری ۲۸٬۲۷

۱۰۔ ہر عبادتؑ ہر ریاضتؑ اے خدا تیرے لیے
ہیں بقولِ مصطفیٰ ﷺ ما و شما تیرے لیے ۳۰٬۲۹

۱۱۔ فضلِ نبی ﷺ سے ہم نے یوں پایا خدا کا گھر

کرتا رہوں میں نعت رقم رب ذوالجلال! ۱۰۵،۱۰۶

۵۸۔ جس سے تو نعت پیمبر ﷺ کی لکھائے یا رب!
گیت وہ تیری عنایات کے گائے یا رب! ۱۰۷

۵۹۔ ذکر اس طرح لبوں پر ہے فروزاں تیرا
ہے مرے سرکار ﷺ کے تذکار پہ عنواں تیرا ۱۰۸

۶۰۔ حمد لب پر جو جاری ہوئی خود بخود
بن گئی نعت کی شاعری خود بخود ۱۰۹،۱۱۰

۶۱۔ دیتا ہے جس کو الفتِ خیرالانام ﷺ تو
مالک! بلند کرتا ہے اس کا مقام تو ۱۱۱

۶۲۔ زباں ہے حمد و مدحِ سرورِ کونین ﷺ کرنے کو
کھلا ہے راستہ میرے مقدر کے سنورنے کو ۱۱۲

۶۳۔ ایک تو یہ اے خدا! عابد ہے، تو معبود ہے
پھر ترے ممدوح کا مادح لبِ محمود ہے ۱۱۳،۱۱۴

۶۴۔ موزونیت طبع کو خوش قسمتی بنا
مالک! مجھے تو شاعرِ نعتِ نبی ﷺ بنا ۱۱۵،۱۱۶

۶۵۔ میں ہٹوں راہِ نبی ﷺ سے، ایسی حالت سے بچا
خالق و مالک! مجھے تو اس ہلاکت سے بچا ۱۱۷،۱۱۸

۶۶۔ خداوندا! صلاحیت عطا کر
ملل میں ہم کو حیثیت عطا کر! ۱۱۹،۱۲۰

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

خدایا! جو نہاں تھا پیار، اُسے کر کے عیاں تُو نے
کیا مہمان اپنا مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ہاں تُو نے
بنائے ہیں حبیبِ محترم ﷺ کے واسطے مولا!
مکان و لامکاں تو نے، زمان و لازماں تو نے
رہی تھی جن کو الفت سرورِ عالم ﷺ سے۔ محشر میں
درودِ پاک کا بخشا ہے اُن کو سائباں تو نے
ترے محبوب ﷺ کی مجھکو اگر مدحت نہ کرنی تھی
عطا کس واسطے فرمائے ہیں لفظ و بیاں تو نے
جُھکایا ہے، اگر مالک! درِ سرور ﷺ پہ شاہوں کو
گدایانِ نبی ﷺ کو دی ہیں سرافرازیاں تو نے
عطا کیں حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی ہمتیں پہلے
پھر ایسے غازیوںؒ کو دی حیاتِ جاوداں تو نے
تری اور تیرے محبوبِ مکرم ﷺ کی کروں مدحت
اسی خاطر دیا خامہ تو بخشی ہے زباں تُو نے

ترے شاکر ہیں اے ربِّ جہاں! طیبہ میں پہنچا کر
"دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تُو نے"
ہُوئی ہے اس لیے بھی فرض تیری حمد احقر پر
کیا محمودؔ کو اپنے نبی ﷺ کا مدح خواں تُو نے

☆☆☆☆☆

یوں رسولِ پاک ﷺ نے توحید پھیلائی تری
مالکِ کُل! ہو گئی خلقت تمنائی تری
سر بسجدہ تیری عظمت پر رہے میرے نبی ﷺ
ہاتھ کیا آئے گی پیدائی و پہنائی تری
مخبرِ صادق نے جب دنیا کو دی اس کی خبر
ہے مسلّم اے خدائے پاک! یکتائی تری
کائناتِ دہر کی ہر چیز بے شک و گماں
یا ترے محبوب ﷺ کی ہے یا ہے شیدائی تری
کیا فقط تیرے حبیبِ پاک ﷺ کی خاطر نہ تھی
لامکاں کی خلوتوں میں جلوہ آرائی تری
اک ترے محبوب ﷺ ہیں معبود! جن کی ذات نے
دیکھ لی رعنائی اور پائی ہے زیبائی تری
ہیں خداوندا! ترے اوصاف کے مظہر نبی ﷺ
اس طرح ان کی وساطت سے ہے دارائی تری

یہ حقیقت ہم کو بتلائی نبیؐ پاک ﷺ نے
ہر بھلائی میں ہے مالک! کارفرمائی تری

کوئی معراجِ نبی ﷺ کی اصل سے واقف نہیں
وحدتوں کا آئنہ تھی بزم آرائی تری

ثبت ہے میری نگاہ و دل پہ روح و جان پر
اطلاع سرورِ عالم ﷺ پہ آقائی تری

مصطفیٰ ﷺ کی اس طرح تعیینِ حیثیت ہوئی
ایک اک آیت انھی کی مدح میں آئی تری

ہم حقائق تک رسا محمودؔ ہو سکتے نہیں
اک مرے سرکارِ والا ﷺ ہی نے کُنہ پائی تری

☆☆☆☆☆

کہتا ہے نعتؔ چاہے جو مولا تری خوشی
یہ ہے ترا ایما ترا منشا تری خوشی

تیری محبت۔ ان سا نہ پیدا کیا کوئی
رکھا نہیں حضور ﷺ کا سایہ۔ تری خوشی

اُن کی خوشی کو تو نے مقدم رکھا سدا
اور چاہتے رہے مرے آقا ﷺ تری خوشی

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل ہے تری رضا
یہ کام وہ ہے جس کا ہے معنیٰ تری خوشی

تو جانتا ہے بات کیا تو نے نبی ﷺ سے کی
اسرا کے راز کا رہا اخفا تری خوشی

بندہ جو ہے ترا اسے اُلفت نبی ﷺ سے ہے
وہ بد نصیب ہے جو نہ پایا تری خوشی

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں جو میں سر بخم رہا
مقصد رہا مرا دریں اثنا تری خوشی

اعلانِ رفعِ ذکرِ نبی ﷺ اس پہ دال ہے
تذکارِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے کیا کیا تری خوشی

میں ہوں مگن جو مدحِ نبی ﷺ میں، مرے خدا
مقصد وحید اس کا ہے حقّا تری خوشی

نسبت جنھیں غلامیٔ سرکار ﷺ سے ہوئی
ان کی خوشی سے ہو گئی پیدا تری خوشی

ٹپکا جو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھ سے
پائے گا آنسوؤں کا وہ قطرہ تری خوشی

میں عازمِ حجاز ہوں، پہلے مرے خدا
اپنے یا ان ﷺ کے شہر میں پہنچا۔ تری خوشی!

سرکار ﷺ کی خوشی کے لیے جو بھی کچھ لکھا
سرنامہ اس کا میں نے بھی لکھا "تری خوشی"

مضمر تری خوشی ہے مدیحِ رسول ﷺ میں
محمودؔ کو بھی رکھتی ہے زندہ تری خوشی

☆☆☆☆☆

اللّٰھم

توجّہ ہے ترے محبوب ﷺ کی اور اعتنا تیرا
کہ میں ہوں نعت گو سرکار ﷺ کا، مدحت سرا تیرا

کوئی تجھ کو مرے ربّ تعالیٰ! پا نہ سکتا تھا
ملا سرکارِ والا ﷺ کے توسُّل سے پتا تیرا

ترا پیغام نبیوںؑ کو بھی ملتا تھا وساطت سے
کیا تو صرف آقا ﷺ نے کیا ہے سامنا تیرا

ترے محبوب ﷺ کی ہر بات تیری بات بے شک ہے
ترے محبوب ﷺ کا ہر فیصلہ ہے فیصلہ تیرا

کرم مجھ پر ترے محبوبِ اکرم ﷺ کا ہُوا ایسے
خیالوں میں بھی آ پاتا نہیں ہے ماسوا تیرا

یہ جب ہم تک ہمارے محترم آقا ﷺ نے پہنچایا
نہ مانیں کس لیے ہم حکم بے چُون و چَرا تیرا

مرا اس باب میں حُسنِ تیقُّن ہمنوا ٹھہرا
کھُلا ہے جو مدینے میں، وہ ہے دارالشّفا تیرا

نبی ﷺ نے بہتری کی راہ یہ ہم کو دکھائی ہے
جپیں ہم کیوں نہ اسمِ محترم صبح و مسا تیرا

تو معطی ہے تو قاسم تو نے ٹھہرایا پیمبر ﷺ کو
نبی ﷺ کے شہر سے خیرات پائے گا گدا تیرا

کوئی اندازہ کر سکتا نہیں ہے اِس سعادت کا
درودِ پاک جو پڑھتا ہے، وہ ہے ہمنوا تیرا

رسولِ پاک ﷺ سے سن کر تری حمد و ثنا یا رب!
''ترانہ گا رہے ہیں طائرانِ خوشنوا تیرا''

تری ہر حمد نعتِ مصطفیٰ ﷺ نے مجھ کو بخشی ہے
نبی ﷺ کی مدح سے محمودؔ حامد بن گیا تیرا

☆☆☆☆☆

ذوقِ صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے
اس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کس نے

کر دیا اپنی محبت کے سبب قدرت نے
لائقِ صَلِّ عَلٰی نورِ قدم کو کس نے

ہم سے پڑھوا کے صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ، کیا
مائلِ لطف شہِ عرب و عجم ﷺ کو کس نے

ذوق کیا ہم کو دیا صَلِّ عَلٰی کہنے کا
عام اس طرح کیا اپنے کرم کو کس نے

باغِ صلوات میں یہ کس نے کہا تھا، چہکوں
مِلکِ مومن کی، کیا باغِ ارم کو کس نے

وردِ صلوات میں تسکین کی صورت دے دی
دُور فرمایا غم و رنج و الم کو کس نے

جو درود آپ پہ بھیجے، اسے رحمت گھیرے
مرتبے بخشے ہیں یہ شاہِ امم ﷺ کو کس نے

پڑھ کر صلوات یہ چلتا ہی چلا جاتا ہے
سرنگوں ایسے کیا میرے قلم کو کس نے

کس جگہ پہلے ہوئی صلِ علیٰ کی محفل
یوں اُٹھایا تھا محبّت کے عَلَم کو کس نے

جب کہے صلِ علیٰ، چرخ کو جھک کر دیکھے
ایسی بخشی ہے بلندی سرِ خم کو کس نے

کون خود بھیجتا ہے سرورِ عالم ﷺ پہ درود
لامکاں بخشا ہے آقا ﷺ کے قدم کو کس نے

جب درود آقا ﷺ پہ بھیجا کسی رنجیدہ نے
اس کی قسمت سے کیا دور اَلَم کو کس نے

ہاتھ پھیلے ہوں، جھکا سر ہو، لبوں پہ ہو درود
ادب اس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کس نے

کس نے محمودؔ کے ہونٹوں کو دیا ذوقِ درود
دید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کس نے

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

مدیح نبی ﷺ کی صدا ہوں الٰہی
کہ مشغول اِس میں سدا ہوں الٰہی

یہ سب ہے ترے مصطفیٰ ﷺ کی عنایت
جو اب محوِ حمد و ثنا ہوں الٰہی

مجھے راستہ یہ دکھایا ہے تُو نے
جو اپنے نبی ﷺ کا گدا ہوں الٰہی

مجھے جلد پہنچا دے شہرِ نبی ﷺ تک
ترے در پہ محوِ دعا ہوں الٰہی

چُھپا کیا ہے تجھ سے، تُو سب جانتا ہے
کہ میں کس کا مدحت سرا ہوں الٰہی

درودِ پیمبر ﷺ جو ہے وِرد میرا
ترا ہی تو میں ہم نوا ہوں الٰہی

مَیں اِس واسطے جا رہا ہوں مدینے
کہ محوِ تلاشِ بقا ہوں الٰہی

وہ ہیں تیرے محبوب ﷺ کے نام لیوا
میں مدحت گرِ اولیاءؒ ہوں الٰہی

نہ رُسوا ہو اُمّت ترے مصطفیٰ ﷺ کی
میں سرتا بہ پا التجا ہوں الٰہی!

مجھے بخش دے میرے آقا ﷺ کے صدقے
گنہگار ہوں، پُر خطا ہوں الٰہی!
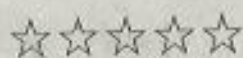
☆☆☆☆☆

نبی ﷺ کے واسطے آیا درود اُس کا، سلام اُس کا
کہ جن کے دستِ رحمت سے ہُوا اِکرام عام اُس کا

بذاتِ خود کیا کب رابطہ رب نے کسی شے سے
پیمبر ﷺ ہی نے پہنچایا ہے ہر شے تک پیام اس کا

ہے وردِ اسمِ سرکارِ مدینہ ﷺ ساتھ ساتھ اس کے
صباح و شام جب آتا ہے میرے لب پہ نام اس کا

اسے اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کا لطف و کرم کہیے
ہُوا ہے ہر کہ و مہ پر جہاں میں فیض عام اس کا

کلامِ حق ہے تصدیقِ رسولِ پاک ﷺ کی صورت
بتایا ہے مرے سرکار ﷺ نے، یہ ہے کلام اس کا

خدا کے کام کو یوں مصطفیٰ ﷺ کا نام دیتے ہیں
نظامِ مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں جس کو، ہے نظام اس کا

کم از کم، دیکھنا تو لازمی ہے ذات فہمی کو
سمجھ پائے ہیں صرف آقا و مولا ﷺ ہی مقام اس کا

نبی ﷺ نے فلسفہ فانی و باقی کا یہ سمجھایا
فنا باقی ہے ہر ایک شے۔ بقا اس کی، دوام اُس کا

مے وحدت کے جرعہ کش بہت محمودؔ ملتے ہیں
پیا جس نے، پیا سرکار ﷺ کے ہاتھوں سے جام اُس کا

☆☆☆☆☆

اللہ محمد

تیرا کرم، نبی ﷺ کی عنایت ہے اے کریم
میرے لبوں پہ دونوں کی مدحت ہے اے کریم

مہمان کرنا قصرِ دنا میں حضور ﷺ کو
کشفِ حجابِ خلوت و جلوت ہے اے کریم

ان سے کسی خطا کا گماں تک محال ہے
آقا ﷺ کا تو محافظِ عصمت ہے اے کریم

ہر حکمِ مصطفیٰ ﷺ کی، ہر ارشاد کی ترے
ہے ایک شکل، ایک ہی صورت ہے اے کریم

تحمید اس طرف ہے تو ذکرِ نبی ﷺ اُدھر
یہ ان ﷺ کی ہے تو وہ تری سنت ہے اے کریم

دستِ حضورِ پاک ﷺ جو ٹھہرا ہے تیرا ہاتھ
بیعت نبی ﷺ کی، تیری ہی بیعت ہے اے کریم

معبود تجھ کو جب لبِ سرکار ﷺ نے کہا

جو شے بھی ہے وہ صَرفِ عبادت ہے اے کریم
تو اُس کو جانتا ہے یا تیرے حبیبِ پاک ﷺ

جو بھی مُقطّعات میں حکمت ہے اے کریم
تجھ کو ہوئی ہے جس میں انھی کی خوشی عزیز

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ کی رفعت ہے اے کریم
اِس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے کیا

مشکل بہت مدینے سے رجعت ہے اے کریم
محشر ہے منہ یہ کیسے دکھائے حضور ﷺ کو

محمودؔ آج وقفِ ندامت ہے اے کریم

☆☆☆☆☆

شکلِ سرور ﷺ میں جو ہے سامنے رحمت تیری
اُن کے مولود سے ظاہر ہوئی حکمت تیری

قصرِ قوسین میں کیا خوب تھی خلوت تیری
ایسی خلوت جو حقیقت میں تھی جلوت تیری

ان کے کہنے سے سبھی مانتے آئے تجھ کو
صرف دیکھی ہے پیمبر ﷺ ہی نے صورت تیری

تو نے محبوب ﷺ کو اپنے جو کیا ہے بے مثل
بس اِسی بات سے متحقّق ہوئی وحدت تیری

جس کو قائم کیا احسان جتا کر ہم پر
بعثتِ سرورِ عالم ﷺ تھی وہ حجّت تیری

مجھ کو آقا ﷺ کا جمال آیا نظر طیبہ میں
دیکھتا رہ گیا مکّہ میں جلالت تیری

اس حوالے سے بھی مالک! میں محب تیرا ہوں
تیرے محبوب ﷺ کی الفت ہے محبّت تیری

تیرے محبوب ﷺ کا مدّاح جلے دوزخ میں
کیسے ممکن ہے، گوارا کرے غیرت تیری

پائی قرآں کی تلاوت سے حقیقت میں نے
بعثت آقا ﷺ کی بڑی سب سے ہے نعمت تیری

سُنّتِ ختمِ رُسُل ﷺ ذکر ہے خالق تیرا
وردِ صلواتِ نبی ﷺ کیا ہے؟ ہے سُنّت تیری

اس میں پڑھتا ہوں ترے پاک پیمبر ﷺ پہ درود
جب بھی کرتا ہوں خدایا، میں عبادت تیری

خدمتِ نعت ہمہ وقت جو میں کرتا ہوں
یہ کرم تیرے نبی ﷺ کا ہے، عنایت تیری

دفن طیبہ میں جو ہو، اس کے ہیں ضامن سرور ﷺ
اور ضمانت ہے پیمبر ﷺ کی، ضمانت تیری

حمد کا حق بھی ادا کرتے ہیں محمودؐ نبی ﷺ
یوں کہ صرف ان کو ہے معلوم حقیقت تیری

☆☆☆☆☆

اللہ جلّ جلالہ

ہر عبادت، ہر ریاضت، اے خدا تیرے لیے
ہیں بقولِ مصطفیٰ ﷺ بادشا تیرے لیے

تیری خاطر میں نے کی بے رغبتی ابلیس سے
اور کی مدح و ثنائے مصطفیٰ ﷺ تیرے لیے

جان اُس نے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں وار دی
بندۂ مومن جیا جتنا، جیا تیرے لیے

یہ ہدایت دی ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمیں
ساری حمدیں ہیں مرے مالک! بجا تیرے لیے

تو نے خود اپنے کلامِ پاک میں یہ راہ دی
میں رہِ مدحِ پیمبر ﷺ میں بڑھا تیرے لیے

اے خدا! اِس شغل میں مصروف تجھ کو دیکھ کر
میرا ہر اک پل درودوں سے سجا تیرے لیے

الفتِ سرکارِ والا ﷺ نے مجھے دیں عزّتیں
جَور و استبداد دنیا کا سہا تیرے لیے

تیری وحدت کا دیا ہے وہ سبق سرکار ﷺ نے
جب جھکا سجدے کو میرا سر، جھکا ترے لیے

عاصی و مذنب ترے محبوب ﷺ کے کھاتے میں ہیں
معصیت نا آشنا و پارسا تیرے لیے

تُو نے جب پوچھا کہ کیوں نعتِ نبی ﷺ کہتا رہا
کہہ دیا محمودؔ نے بھی برملا ''تیرے لیے''

☆☆☆☆☆

فضلِ نبی ﷺ سے ہم نے یوں پایا خدا کا گھر
جھانکے تو اپنے دل میں تھا گویا خدا کا گھر

شہرِ نبی ﷺ کو کیسے فراموش کر سکوں
جس کے طفیل میں نے بھی دیکھا خدا کا گھر

نورانیت فروز ہے طیبہ اُسی طرح
دیکھا ہے ہم نے جس طرح اُجلا خدا کا گھر

ہاتھ اس سے مَس ہوئے تھے رسولِ کریم ﷺ کے
یوں دیدہ زیب ہو گیا کتنا خدا کا گھر

ہیں لازم و ملزوم حرم دونوں اس طرح
دیکھے گا طیبہ، دیکھنے والا خدا کا گھر

پایا بہ سمتِ طیبہ اسے دیکھتا ہُوا
دل کی نظر سے ہم نے جو دیکھا خدا کا گھر

محمودؔ وردِ صلِّ علیٰ میں مگن رہا
اور اُس کے قلب کی بنی کُٹیا خدا کا گھر

☆☆☆☆☆

جاری ہے کچھ اس طرح سے فیضانِ الٰہی
ہے شانِ پیمبر ﷺ سے عیاں شانِ الٰہی

آقا ﷺ شبِ اسرا تھے جو مہمانِ الٰہی
کیا بڑھ نہ گئی رونقِ ایوانِ الٰہی

محبوب کا اس کے، ہو کوئی ذکر بھی جس میں
دراصل وہی حمد ہے شایانِ الٰہی

وہ معرفتِ سرورِ عالم ﷺ کو ہو راجع
جس شخص کو درکار ہو عرفانِ الٰہی

اصحابؓ کے ہاتھوں پہ جو تھا، دستِ خدا تھا
سرکار ﷺ کا فرمان ہے فرمانِ الٰہی

قرآں نے کہا، بعثتِ سرکارِ دو عالم ﷺ
ہر صاحبِ ایمان پہ ہے احسانِ الٰہی

جس شخص پہ محمودؔ پیمبر ﷺ کا کرم تھا
وہ شخص ہُوا خاصۂ خاصانِ الٰہی

☆☆☆☆☆

رب کریم! میری دعا کو اثر ملے
تیرے حبیب پاک ﷺ کا فیضِ نظر ملے

خالق سے مانگتا ہُوں مگر چاہتا ہُوں مَیں
جو کچھ ملے، حضور ﷺ کی دہلیز پر ملے

بھولوں تجھے، نہ تیرے حبیبِ کریم ﷺ کو
بارِ الٰہا! اتنا مجھے مال و زر ملے

دریوزہ گر تو ہوں مگر عامی نہیں ہوں میں
یا ملتزم ملے یا پیمبر ﷺ کا در ملے

بدلے کے روز، فضل سے تیرے، خدائے پاک!
نخلِ مدیحِ سرورِ حق ﷺ کا ثمر ملے

یہ طُرفہ ربط وحدت و محبوبیت میں ہے
حق اُس طرف ملا ہے، پیمبر ﷺ جدھر ملے

جس میں خیالِ طاعتِ ربّ و نبی ﷺ نہ ہو
جتنے بھی ایسے قلب ملے ہیں، کھنڈر ملے

مکّہ سے جب میں سُوئے مدینہ رواں ہُوا
شمس و نجوم و ماہ مجھے ہم سفر ملے

پہچان ہو نصیب مجھے خُوب و زِشت کی
سنگِ سیاہ و سبز سے حُسنِ نظر ملے

حرمین کی طرف سے جو ہو کر گزرتی ہے
فردوس کی مجھے وہ رہِ مختصر ملے

یارب! ترے حبیب ﷺ کی نعتوں کے ساتھ ساتھ
''تا عمر تیری حمد لکھوں' وہ ہُنر ملے''

ربّ کریم سے ہے یہ محمودؔ التجا
طیبہ میں عرض جو کروں' اس کو اثر ملے

☆☆☆☆☆

حمدِ خدا پسند ہے' نعتِ نبی ﷺ پسند
محمودؔ کو رہی ہے یہی زندگی پسند

وہ فرد ہے پسند خدائے عزیز کو
ہے جس کو نسبتِ نبیؐ ابطحی ﷺ پسند

رب اور حضور ﷺ کی ہیں سخاوت کے در کھلے
ہر چیز مل رہی ہے' تُو کر لے کوئی پسند

مجھ کو پسند کعبہ' خالق بھی ہے' تو ہے
شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی اک اک گلی پسند

بھیگی ہے آنکھ اس لیے بھی حمد و نعت میں
آنکھوں میں ہے خدا و نبی ﷺ کو نمی پسند

خالق کی بارگاہ' نبی ﷺ کی جناب میں
کیسی خودی' مجھے تو رہی بے خودی پسند

ظلمت نصیب تھا کبھی' اب تو یہ حال ہے
مکّہ مدینہ' دونوں کی ہے روشنی پسند

پندرہ برس سے کر رہا ہوں یہ مظاہرہ
عُمرہ پسند اُدھر، تو اِدھر حاضری پسند
مجھ پر ہے لطفِ خالق و محبوبِ خلق ﷺ کا
ہے حمد و نعت ہی کی مجھے شاعری پسند
سیرت پہ کام میں نے کِیا ہے اسی لیے
رب کو رہی ہے میرے لیے آگہی پسند
اس کا سبب ہے یہ کہ یہ سُنّت خدا کی ہے
محمودؔ نے جو کی ہے مدیحِ نبی ﷺ پسند

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ — محمد ﷺ

ایک ہستی میں تھیں صفات تمام
مصطفیٰ ﷺ میں تھا حُسنِ ذات تمام
عالم احسان مندِ آقا ﷺ سب
رب کی ممنون کائنات تمام
رب پہ اور نبی ﷺ پہ ایماں ہے
باعثِ بخشش و نجات تمام
حمد کے ساتھ نعتِ رسول ﷺ
میری کاوش میں ہیں نکات تمام
در خدا کا بھی اور نبی ﷺ کا بھی
سب سخاوت ہے، التفات تمام
سب کرم کبریا کا ساتھ اس کے
لطفِ سرور ﷺ ہے جس کے ساتھ تمام
پنج وقتہ صلوٰۃ رب کو ہے
باقی آقا ﷺ پہ ہے صلوٰۃ تمام

یا خدا! گزرے شہرِ سرور ﷺ میں
دن ہرا سارا، اور رات تمام
التجا میری ہے خدا سے یہی
میری طیبہ میں ہو حیات تمام
حمد میں نعت جب میں کہہ لوں گا
ہو گی اُس وقت میری بات تمام
پیار رب کا، نبی ﷺ کا پیار رشیدؔ
ہے یہی دل کی واردات تمام

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

معرفت رب کی ملی سرکار ﷺ کے عرفان سے
حمد کا امکان پایا نعت کے امکان سے
ہاتھ محبوبِ خدا ﷺ کا، ہاتھ ہے اللہ کا
ہو گیا ظاہر کلامِ پاک کے فرمان سے
بھیج کر سرکار ﷺ کو دنیا میں، اہلِ دین پر
کر دیا موسوم اسے اللہ نے احسان سے
لامکاں کو اس نے دے دی صورتِ مہمان گاہ
کتنی الفت تھی خدائے پاک کو مہمان سے
زندگیٔ جاوداں خالق نے کی اُن کو عطا
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو گزرے جان سے
صورتِ محبوبِ حق ﷺ میں یوں ملی نعمت ہمیں
ہو گیا پختہ تعلق سورۂ رحمان سے
حمد میں اور نعت میں مشغول یوں رہتا ہوں میں
یہ طریقہ دور رکھتا ہے مجھے شیطان سے
چن لیے محمودؔ نے گل ہائے حمدِ کبریا
مدحِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ کے بُستان سے

☆☆☆☆☆

اللہ احد

سمجھ میں آئے گا جس شخص کے، کارِ اُلوہیت
وہ جانے گا کہ ہیں سرکار ﷺ شہکارِ اُلوہیت

بنا ڈالا مجھے اپنے کرم سے، میرے سرور ﷺ نے
طلبگارِ الوہیت، پرستارِ الوہیت

رہا بالواسطہ رب کا تعلّق سارے نبیوں ؑ سے
فقط سرکار ﷺ نے فرمایا دیدارِ الوہیت

یہی اعلان ارشادِ "وَمَا یَنطِقُ" سے ظاہر ہے
ہے گفتارِ رسالت ہی تو گفتارِ الوہیت

نہ جس کا رشتۂ الفت ہو سرکارِ دو عالم ﷺ سے
اسی بدبخت سے ممکن ہے انکارِ الوہیت

بقا آثار ہیں آثارِ مکّہ میں پیمبر ﷺ کے
نبی ﷺ کے شہر میں وافر ہیں انوارِ الوہیت

خدا کی حمد میں محمودؔ نعتِ پاک مضمر ہے
نبی ﷺ کا تذکرہ ہے گویا تذکارِ اُلوہیت

☆☆☆☆☆

اللہ احد

میں ترے دربار میں ہوں ملتجی پروردگار!
مرتے دم تک لب پہ ہو نعتِ نبی ﷺ پروردگار!

ہو رسا تجھ تک کوئی انساں پیمبر ﷺ کے بغیر
ہے یہ "آگاہی" فریبِ آگہی پروردگار!

تیری رحمت طیبہ و کعبہ میں تھی بے انتہا
آرزو گو دل میں کوئی بھی نہ تھی پروردگار!

جس کے لب پر حمد یا نعتِ پیمبر ﷺ ہی نہ ہو
میرا اپنا بھی ہو تو ہے اجنبی، پروردگار!

تجھ سے اور سرکار ﷺ سے میری تو پوشیدہ نہیں
عادتیں سب گفتنی، ناگفتنی پروردگار!

جان پائے ہیں رسولِ پاک ﷺ کے بارے میں ہم
وہ ترے عابد بھی ہیں، محبوب بھی، پروردگار!

جو مدینے اور مکّے میں ہمارے ساتھ تھی
شکر ہے تو نے قبولی خامشی پروردگار!

تیرے اور تیرے حبیب پاک ﷺ کے دربار سے
موت تک قائم رہے وابستگی پروردگار!
کام سب محمود کے ہوتے رہے ہیں آج تک
واسطہ سرکار ﷺ کا نصرت ربّ پروردگار!

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

عفو فرما دے مری ہر اک خطا پروردگار
ہوں ترے محبوب ﷺ کا مدحت سرا پروردگار
ایک مالک جان کے ہیں، دوسرا پروردگار
یہ ہیں اُس کے اور ان ﷺ کا آشنا پروردگار
تجھ کو واصف پاک کے، میں بھی مادحِ سرور ﷺ ہُوا
کیوں مجھے اس کے سوا کچھ سُوجھتا پروردگار
تو نے بیت المقدسِ انور میں اک شب کر دیا
مقتدی نبیوں کو، اُن ﷺ کو مقتدا پروردگار
تو ہی جانے، کیا تھی معراجِ رسولِ ہاشمی ﷺ
قربتِ قوسین تو ہے دائرہ پروردگار
راستہ ایسے بتایا ہے رسولِ پاک ﷺ نے
ناصر و یاور ہر اک مشکل میں تھا پروردگار
اس نتیجے پر ہمیں پہنچایا تیرے حکم نے
ہے پیمبر ﷺ کی رضا، تیری رضا پروردگار

جتنی ہیں رنگینیاں دنیا میں، اُن ﷺ کے دم سے ہیں
کالا کوٹھا ایک، اک گنبد ہرا پروردگار

سادگی سرکارِ والا ﷺ کی کریں مومن شعار
عام ہو تیرے نبی ﷺ کا بوریا پروردگار

ان دنوں بیماریوں نے گھیر رکھا ہے مجھے
مجھ کو دلوا دے پیمبر ﷺ کی ردا پروردگار

بھیج کر ہدیہ درودوں کا ترے محبوب ﷺ پر
ہو گیا محمودؔ تیرا ہم نوا پروردگار

☆☆☆☆☆

اللہ ھو

خالق و مالک ہے تُو، اللہ تُو
سب کے نیک و بد سے ہے آگاہ تو

میرے مولا! تیری مخلوقات کے
شاہ سرور ﷺ ہیں تو اُن ﷺ کا شاہ تو

مہر کو بخشی ضیا ریزی کی لو
مُنعِمِ نورِ نجوم و ماہ تو

ہر قدم پر مجھ سے شفقت کا سلوک
گاہ کرتے ہیں حبیبِ پاک ﷺ تیرے، گاہ تو

اپنے بندوں کی طرف ہے مُلتفت
سب کی سنتا ہے بُکا و آہ تو

مدحِ سرور ﷺ بخش دیتا ہے اسے
جس کو دینا چاہے عز وجاہ تو

راہِ حق کا قصد کرنا شرط ہے
رہنما راہی کا تُو، ہمراہ تُو

حق ہے تو، تجھ سے ہے آگاہی انھیں
حق پیمبر ﷺ ہیں تو حق آگاہ تُو

کون خود سے تیری چاہت کر سکے
خود عطا کرتا ہے اپنی چاہ تو

سامنے تیرے رہی ان کی رضا
رکھتا ہے دل میں نبی ﷺ کی چاہ تو

سب عوالم کے لیے رحمت نبی ﷺ
خالقِ ہر کوہسار و کاہ تو

اب کے طیبہ اور بطحا سے مجھے
دور مت رکھنا گیارہ ماہ تو

جو نہیں چلتے نبی ﷺ کی راہ پر
اُن کو کر دے پائمالِ راہ تو

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں میں رکھ
ہونے مت دینا مجھے گمراہ تو

اِن میں رکھ محمودؔ کو مصروفِ نعت
جب بناتا ہے یہ سال و ماہ تُو

☆☆☆☆☆

یا خدا! محبوب ﷺ کی مدحت نگاری سے نواز
کر کرم، اور عادتِ طاعت گزاری سے نواز

خاک ہو جائے مجھے سرکار ﷺ کے در کی نصیب
یا الٰہی! مجھ کو ایسی خاکساری سے نواز

کشتِ جاں کو ابرِ یادِ مصطفیٰ ﷺ درکار ہے
اس کو نم دیدہ نظر کی آبیاری سے نواز

حسنِ اخلاق و مروّت کی خدایا، دے صفت
سنتِ محبوب ﷺ میں تو بُردباری سے نواز

یا خدا! رستہ دکھایا ہے مجھے سرکار ﷺ نے
عاجزی کر دے عطا اور انکساری سے نواز

پیش ہونے کو ہو جب فردِ عمل سرکار ﷺ کے
حشر کے دن مجھ کو ذوقِ شرمساری سے نواز

جو مجھے لے کر چلی جایا کرے طیبہ کی سمت
یہ دعا ہے تجھ سے، تُو ایسی سواری سے نواز

بے ثمر کھیتی ہوئی جاتی ہے جاں کی کبریا
مسکنِ سرکار ﷺ کی بادِ بہاری سے نواز

مادحانِ خاکسارانِ نبی ﷺ جتنے بھی ہیں
خالق و مالک! مجھے ایسوں کی یاری سے نواز

زندگی محمودؔ کی بھی کام آ جائے کہیں
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جاں سپاری سے نواز

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

نہ کی حمد و نعتِ پیمبر ﷺ رقم کیا
نہیں ہے خدائے جہاں کا کرم کیا

پڑھو سورۂ حجرٰت اور دیکھو رب نے
نہیں کھائی جانِ نبی ﷺ کی قسم کیا

جو رب اور نبی ﷺ کو مددگار مانے
پریشانی کیسی، اُسے رنج و غم کیا

کبھی رات کو حمدِ خالق الاپی؟
کہیں تُو نے نعتیں کبھی صبح دم کیا؟

چلا تُو کبھی شہرِ سرور ﷺ کی جانب؟
اٹھے جانبِ کعبہ تیرے قدم کیا؟

سوائے مدیحِ خدا و نبی ﷺ کے
لکھے اور، تو لکھے میرا قلم کیا

خدا نے دیے اختیارات ان ﷺ کو
ہے ملک ان کی ساری، عرب کیا، عجم کیا

خدا خود مدیحِ نبی ﷺ کر رہا ہے
ہماری تو اوقات کیا اور ہم کیا
وہ محمودؔ جو لے گا نامِ پیمبر ﷺ
نہ رکھیں گے قدسی اسے محترم کیا

☆☆☆☆☆

جب پیمبر ﷺ نے کہا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
دینِ حق کی ابتدا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
درس آقا ﷺ نے دیا ہے قل ھو اللہ احد
وِرد یوں صبح و مسا ہے قل ھو اللہ احد
ایک ارشادِ نبی ﷺ ہے خالقِ یکتا کو مان
ایک فرمانِ خدا ہے قل ھو اللہ احد
مصطفیٰ ﷺ نے نکتۂ واحد بیاں فرما دیا
بس یہی راہِ ہُدیٰ ہے قل ھو اللہ احد
دین کیا ہے؟ دین ہے میرے پیمبر ﷺ کی رضا
اور پیمبر ﷺ کی رِضا ہے قل ھو اللہ احد
مغفرت کا راستہ آقا ﷺ نے دکھلایا تجھے
اس میں تیرا ہی بھلا ہے قل ھو اللہ احد
فضلِ حق سے چلتے پھرتے بھی، صلوٰۃِ رب میں بھی
اک صدا لب پر سدا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ

یہ سمجھ تُو ہے نگاہِ رحمتِ سرکار ﷺ میں
جب ادا تجھ سے ہُوا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ

اک درودِ پاک کی مقبولیت ہے لازمی
اک وظیفہ یہ کھرا ہے قل ھو اللّٰہ احد

ہے یہ دستورِ عبُودیت بقولِ مصطفیٰ ﷺ
ایک آئینِ وفا ہے قل ھو اللّٰہ احد

جن کے چہرے کی قسم کھائی خدائے پاک نے
ان کے ہونٹوں پر رہا ہے قل ھو اللّٰہ احد

یہ کلامِ کبریا لائے حبیبِ کبریا ﷺ
اور یہی حق ہے، بجا ہے قل ھو اللّٰہ احد

یہ وظیفہ ہی کیا کرتے تھے اصحابؓ رسول ﷺ
ہم نے اچھوں سے سنا ہے قل ھو اللّٰہ احد

یُوں ہُوا توحید خالق کا مُقرّر محمودؔ بھی
اس کو آقا ﷺ نے کہا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ

☆☆☆☆☆

اللہ احد

یہ رحیم، وہ ہے ارحم، یہ کریم ہیں، وہ اکرم
ہے نبی ﷺ کی ذات مظہر مرے ربّ العالمین کی

یہ حقیقتاً ہے یارو! مرے مصطفیٰ ﷺ کی سُنّت
یہ جو ہے ثنا زباں پر مرے رب العالمین کی

بہت عظمتیں عطا کیں اُس نے مرے نبی ﷺ کو
کہ ہے ان سے ذات برتر مرے رب العالمین کی

مرا رب العالمیں ہے مرے مصطفیٰ ﷺ کا ناعت
کہیں حمد میرے سرور ﷺ مرے رب العالمین کی

مرے رب کی ساری باتیں ہیں ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں
جو ہے ذات مدح گستر مرے ربّ العالمین کی

وہ حضور ﷺ کی سفارش پہ فقط توجّہ دے گا
ہے عطا یہ روزِ محشر مرے ربّ العالمین کی

مرے سرورِ دو عالم ﷺ کے وسیلے سے ملی ہے
امداد مجھ کو اکثر مرے ربّ العالمین کی

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ — محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا، رضا تیری
ایسی الفت ہے، اے خدا! تیری

جو نہ سمجھے حدیث آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بات کیا پا سکے بھلا تیری

ایک ہے شہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسیں
بستی ہے ایک دل رُبا تیری

تو نے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوام دیا
باقی سب کو فنا، بقا تیری

حمد کا مَیں ازل سے قائل ہوں
یوں کہ ہے نعت بھی ثنا تیری

جب توجہ ترے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی
برسی چاروں طرف گھٹا تیری

حمد گو اِس لیے ہوں مَیں تیرا
الفت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، ہے عطا تیری

حکم محمود ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیں
ہم عبادت کریں سدا تیری

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ — محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پایا مجھ کو حمد و نعت میں ثابت قدم آخر
کیا لطفِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں رب نے کرم آخر

مجھے تو خالق و مالک نے یہ رستہ دکھایا ہے
نہ میری جان کے مالک ہوں کیوں شاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر

طفیلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالق نے بخشش میری فرمائی
ندامت کے سبب کام آ گیا آنکھوں کا نم آخر

پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کی ایک یہ صورت بھی دیکھی ہے
ہُوا ہے سر بسجدہ حمد کی خاطر قلم آخر

خدا کا عدل تو لے جاتا دوزخ کی طرف مجھ کو
چھڑانے کے لیے آئے رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر

قیامت بھر جو ٹھہریں گے وہیں خالق کے کہنے پر
لوائے حمد ہو جائے گا سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علَم آخر

گزارے گا جو شب تُو فکرِ حمد و نعت میں اپنی
زرِ تسکین مل جائے گا تجھ کو صبح دم آخر

ہُوئے جو کعبہ و طیبہ کے زائر فضلِ خالق سے
نہ کیوں حاصل کریں گے خلد کی ساری نِعَم آخر

یہ تم دیکھو گے لوگو! ربِّ عالم کی عنایت سے
ہوئی مدّاحیِ غیرِ پیمبر ﷺ کالعدم آخر

سمجھتا ہوں کہ یہ نعتِ حبیبِ حق ﷺ کا صدقہ ہے
"ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم آخر"

رہے محمودؔ حامد زندگی بھر اے خدا! تیرا
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ میں نکلے اس کا دم آخر

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

بات کرتا ہوں رب کی، حضرت ﷺ کی
انتہا ہے مری فراست کی

وہ مطیعِ خدائے پاک ہُوا
جس نے سرکار ﷺ کی اطاعت کی

میرے دل پہ ہے نقش ہر صورت
اُس کی وحدت کی، اِن کی کثرت کی

ہے کلامِ خدا میں ذکرِ نبی ﷺ
کر تلاوت کسی بھی آیت کی

رب کی وحدانیت کو پہچانا
ہم نے دستِ نبی ﷺ پہ بیعت کی

ایک مدّاحیِ نبی ﷺ دے کر
مجھ پہ خالق نے سو عنایت کی

آیا رب کے، نبی ﷺ کے شہروں تک
یاوری ہو گئی ہے قسمت کی

بات تھی وہ مرے خدا، تیری
بات جو بھی ہوئی ہے حضرت ﷺ کی

میرا کیا حال تھا، خدا جانے
جب بھی طیبہ سے میں نے رجعت کی

میرے مولا! مجھے قیامت میں
ہے ضرورت درود کی چھت کی

علم کے شہر تک رسا کر کے
دی خبر رب نے علم و حکمت کی

ہے عیاں رب پہ اور پیمبر ﷺ پر
جو بھی حالت ہے آج ملت کی

ہے کرم کی دعا کریموں سے
یہ گھڑی ہے بڑی قیامت کی

☆☆☆☆☆

اللّٰھمّ

خدایا! جو تُو چاہے دنیا میں رکھنا
مجھے حیطۂ لطفِ آقا ﷺ میں رکھنا

جو محبوب ﷺ کو پاس اپنے بلائے
وہ کیوں چاہے اپنے کو پردہ میں رکھنا

خدا نے جو معراج بخشی نبی ﷺ کو
تو چاہا حقیقت کو اِخفا میں رکھنا

خدایا! تجھے واسطہ اپنے گھر کا
مجھے باادب شہرِ آقا ﷺ میں رکھنا

درودِ نبی ﷺ، ذکرِ رب حال ہے جب
تو کیا خُود کو پھر فکرِ فردا میں رکھنا

الٰہی! مجھے پاس اپنے بلانا
تو زیرِ زمیں قُربِ روضہ میں رکھنا

درودِ نبی ﷺ پر تجھے رب لگائے
اگر کامراں چاہے عقبیٰ میں رکھنا

خدایا! ہوں اوجھل جہاں کی نظر سے
ہم ایسوں کو سرور ﷺ کے سایہ میں رکھنا

خدا جانتا ہے کہ جی چاہتا ہے
قدم کی جگہ سر کو طیبہ میں رکھنا

کرے خاکِ طیبہ مقدّر الٰہی
نہ جب چاہے وہ مجھ کو دنیا میں رکھنا

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

ذکر کرتے ہیں مصطفیٰ ﷺ تیرا
اور کس کو بھلا پتا تیرا

سر پر سایہ ہے لطفِ سرور ﷺ کا
ہے اثر دل پہ کبریا' تیرا

تو مرے مصطفیٰ ﷺ کا خالق ہے
وصف لکھوں میں اور کیا تیرا

تو ہے ان کا' تو وہ مرے مولا
مصطفیٰ ﷺ واسطہ مرا تیرا

جس کی سرکار ﷺ نے سفارش کی
حشر میں وہ تھا فیصلہ تیرا

جستجو پہ ہر اک کو ملتا ہے
شہر سرکار ﷺ سے پتا تیرا

میرے سرکار ﷺ کی ہدایت پر
ہے فقط مجھ کو آسرا تیرا

حکم محمود تھا پیمبر ﷺ کا
ذکر لب پہ رہا سدا تیرا

☆☆☆☆☆

دی ہیں یوں رب نے صلاحیتیں گویائی کی
بات ہو حمد میں اور نعت میں سچّائی کی

اُس کو تسلیم کرانی تھی نبی ﷺ کی عظمت
ہر دو عالم کی خدا نے جو یہ زیبائی کی

دل گرفتہ درِ محبوب ﷺ پہ پا کر عاصی
تو نے اے مالکِ کُل! اس کی پزیرائی کی

دیکھتے رہنا ہے سرکار ﷺ کا روضہ مجھ کو
بھیک لی رب سے اسی واسطے بینائی کی

تو نے محبوب ﷺ کو خالق! وہ شجاعت بخشی
نوبت آئی نہ کبھی فوج کی پسپائی کی

تو نے امداد کی اُس کی جو سُنی ہے فریاد
اپنے محبوب ﷺ کے ہر اُمتی شیدائی کی

تو نے محبوب ﷺ کو بخشی ہے وہ دیدہ زیبی
حُسنِ یُوسُفؑ کو تمنّا ہے زلیخائی کی

ایسی محمودؔ نے اللہ کی سُنت پائی
مدحتِ سرورِ کونین ﷺ کی دانائی کی

☆☆☆☆☆

حمدِ خدا کے متن پہ گر حاشیہ لکھوں
نعتِ حبیبِ رب ﷺ کے سوا اور کیا لکھوں

میں ربّ کائنات کی قدرت کروں بیاں
معراجِ مصطفیٰ ﷺ کا اگر واقعہ لکھوں

مجھ کو تیرے حبیب ﷺ کی مدحت جو راہ دے
"مضمون تیری حمد کا ہر دم نیا لکھوں"

ہوتی ہے مجھ سے نعتِ حبیبِ خدائے پاک ﷺ
جس وقت سوچتا ہوں کہ حمدِ خدا لکھوں

حق مجھ کو شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں ملے
کعبہ کی معرفت جو نبی ﷺ کا پتا لکھوں

سمجھوں اگر مطالبِ قرآنِ پاک کو
سرکار ﷺ کی رضا کو میں رب کی رضا لکھوں

توفیق جب ملی ہے خدائے رحیم سے
کیونکر نہ میں مدیحِ پیمبر ﷺ سدا لکھوں

قرآں کی آیتیں جو رہیں میرے سامنے
نعتِ نبی ﷺ میں جو بھی لکھوں میں، بجا لکھوں

جو حمد و نعت میں بھی تعلّی سے کام لے
برخود غلط کہوں، اسے مَیں خود ستا لکھوں

محمودؔ شکرِ رب میں بسر ہو ہر ایک پل
ہر سانس پر میں فقرۂ صَلِّ عَلٰی لکھوں

☆☆☆☆☆

نمازِ عشق، محبت سے جب ادا کی ہے
سَنَد خدا و نبی ﷺ سے ملی بقا کی ہے

"فَاَوْحٰی" کا ہے یہ مفہوم، اس کو مت کھوجو
جو بات آشنا سے ہے اور آشنا کی ہے

ٹکٹ عطا کیا خالق نے اس کو جنّت کا
وہ جس نے سرورِ کونین ﷺ سے وفا کی ہے

سدا کرم کیا ربِّ کریم نے مجھ پر
درِ رسولِ مکرّم ﷺ پہ جب صدا کی ہے

اجل سے ملنا مدینے میں، خوش نصیبی ہے
کرم خدا کا، عنایت بڑی قضا کی ہے

خدایا! مجھ کو تُو اپنی پناہ میں رکھنا
درود پڑھ کے ہمیشہ یہی دعا کی ہے

ہمیں مدینے میں ربِّ کریم! پہنچانا
یہ ایک عرض تو ہر ایک جبّہ سا کی ہے

بدل کے قبلہ یہ اللہ نے کیا ثابت
کہ اصل بات ہی سرکار ﷺ کی رضا کی ہے

نبی ﷺ کے صدقے خدا نے مجھے معاف کیا
اگرچہ ایک سے اک بڑھ کے بھی خطا کی ہے

درود خواں کو درِ مصطفیٰ ﷺ پہ پہنچانا
خدایا! عرض یہ خود تیرے ہم نوا کی ہے

کریم دونوں ہیں محمودؔ اک تعلّق سے
تو جو نبی ﷺ کی عنایت ہے، وہ خدا کی ہے

☆☆☆☆☆

حمد اللہ جل جلالہ

جب نعتِ نبی ﷺ، حمدِ خدا میں نے لکھی ہے
اپنے لیے اک شکلِ بقا میں نے لکھی ہے

تھی سُنّتِ خالق پہ عمل کرنے کی نیّت
نعت اس لیے ہر صبح و مسا میں نے لکھی ہے

اُس نے ہی کیا اب مجھے تحمید پہ راغب
جو نعت پیمبر ﷺ کی سدا میں نے لکھی ہے

فرمانِ نبی ﷺ میں نے کہا، رب کا کہا ہے
آقا ﷺ کی رضا رب کی رضا میں نے لکھی ہے

فن ٹھہریں فقط دُنیوی محبوب کی باتیں
اس حبس کے عالم میں ہوا میں نے لکھی ہے

قرآں سے مضامین جو نعتوں کے، لیے ہیں
جو بات بھی لکھی ہے، بجا میں نے لکھی ہے

نعتوں نے مجھے راہ سُجھائی ہے جو سیدھی
اس واسطے یہ حمدِ خدا میں نے لکھی ہے

دنیا میں تو ویسے ہی کرم رب کا بہت ہے
ہر نعت پہ روزِ جزا میں نے لکھی ہے
شعروں میں محاسن ہوں کوئی یا ہوں معایب
ہر بار فقط دل کی صدا میں نے لکھی ہے
محمودؔ یہی دونوں کریموں کا کرم ہے
رب اور نبی ﷺ کی جو ثنا میں نے لکھی ہے

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

جہاں مدحِ نبی ﷺ حُسنِ عقیدت کا تقاضا ہے
وہاں یہ خالقِ عالم کی سُنّت کا تقاضا ہے
ملے گی اس سے ہم کو ربِ ہر عالم کی خوشنودی
نبی ﷺ کی مدح یوں اپنی ضرورت کا تقاضا ہے
ثنا گر ہوں نبی ﷺ کی رحمتؐ للعالمینی کے
یہی رب کے کرم، اس کی عنایت کا تقاضا ہے
خدا کی حمد میں، اس کی اطاعت میں مگن رہنا
یہی تو سرورِ عالم ﷺ کی سُنّت کا تقاضا ہے
بغیر اس کے تو تکمیلِ تشہّد ہو نہیں سکتی
درودِ سرورِ عالم ﷺ عبادت کا تقاضا ہے
خدا کے گھر، نبی ﷺ کے در پہ تم روتے ہوئے جاؤ
گناہوں پر یہ احساسِ ندامت کا تقاضا ہے
گزرتی ہے خدا کی حمد میں، نعتِ پیمبر ﷺ میں
یہی تو میری تسکینِ طبیعت کا تقاضا ہے

اسے بد اصل سمجھو جو کرے توہینِ سرور ﷺ کی
کہ سورہ نٓ میں یہ رب کی حکمت کا تقاضا ہے

خدا و مصطفیٰ ﷺ کے حکم کو تسلیم کر لینا
صراطِ رُشد کا، راہِ ہدایت کا تقاضا ہے

مدینے سے یا مکّے سے کسی کا فون آ جائے
کم از کم اس قدر ذوقِ سماعت کا تقاضا ہے

اطاعت ہم کریں محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی
کہ یہ اللہ کے حرفِ اطاعت کا تقاضا ہے

☆☆☆☆☆

حمدِ خلّاقِ جہاں، مدحتِ آقا ﷺ سیکھو
مانگنا چاہو تو اس کا بھی سلیقہ سیکھو

پہلے اللہ کے گھر جاؤ، پھر آقا ﷺ کی طرف
حاضری کا بھی ادب کچھ تو خدا را سیکھو

احترام اپنا کراتا ہو جو محشر میں تمھیں
عزّتِ کعبہ و تکریمِ مدینہ سیکھو

کچھ تو ہے قُرب بھی، کچھ ان میں تفاوت بھی ہے
حمد اور نعت کے الفاظ کا معنیٰ سیکھو

جانو اللہ کی اور اس کے نبی ﷺ کی حکمت
مت کوئی علم بھی بے مقصد و بے جا سیکھو

نعتِ سرکار ﷺ کا بھی اس میں کوئی نکتہ ہو
حمد کہنے کو وہ اُسلوب اچھوتا سیکھو

جاوداں زندگی پاؤ گے خدا سے محمودؔ
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو مرنا سیکھو

☆☆☆☆☆

یوں کائناتِ دہر میں آئے حبیبِ حق ﷺ
دنیا پہ ہے عطائے خدائے حبیبِ حق ﷺ

گنجائش اس میں شبہ و تشکیک کی نہیں
حرفِ ثنائے حق ہے ثنائے حبیبِ حق ﷺ

قرآنِ پاک سے یہ حقیقت عیاں ہوئی
اللہ کو اہم ہے رضائے حبیبِ حق ﷺ

ہر شے بنائی رب نے جو سرکار ﷺ کے لیے
ارض و سما ہیں ارض و سمائے حبیبِ حق ﷺ

کعبؓ و بوصیریؒ کے تو مماثل نہیں کوئی
اُن پر ہوئی عطائے ردائے حبیبِ حق ﷺ

ہم بخش دیں گے آپ کی اُمت کو بالیقیں
اسرا میں حق سے عہد یہ لائے حبیبِ حق ﷺ

محمودؔ باوجودِ گنہ ہم عذاب سے
محفوظ ہیں بہ فیضِ دعائے حبیبِ حق ﷺ

☆☆☆☆☆

لطفِ خدا ہے مجھ پہ یہ حد سے بڑھا ہوا
ماحولِ نعت میں مَیں پلا اور بڑا ہوا

دستِ دعا ہے جانبِ کعبہ اُٹھا ہوا
دل میں ہے شہرِ سرورِ عالم ﷺ بسا ہوا

افکار کو مرے جو پذیرائی مل گئی
نعتِ نبی ﷺ سے حمدِ خدا تک رسا ہوا

فرمان ہے وہی تو خدائے کریم کا
اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کا جو ہے کہا ہوا

خالق نے جب حبیب ﷺ کی جانب نگاہ کی
مستوجبِ سزا نہ کوئی پُر خطا ہوا

ناراض جس سے ہو گئے سرتاجِ انبیاء ﷺ
اُس سے مرا خدائے جہاں بھی خفا ہوا

رکھی اساس رب نے ظہورِ حبیب ﷺ کی
تب ربطِ خاک و آتش و آب و ہوا

رب نے نبی ﷺ کو ایسی عطا کی ہیں قدرتیں
ہر ہر قدم پہ معجزہ اک رُونما ہُوا

مجھ پر کرم ہُوا جو رسول کریم ﷺ کا
حمدِ خدائے پاک میں نغمہ سرا ہوا

میرے لبوں پہ حمد یا نعتِ رسول ﷺ ہے
چاروں طرف سے رحمتوں میں ہُوں گھرا ہوا

محمودؔ ہے کفیل جو میرا، خدا کا نام
نامِ نبی ﷺ کا وِرد بھی عصیاں رُبا ہُوا

☆☆☆☆☆

اللہ محمد

رب کے محبوب ﷺ کی انگلی کا اثر رکھتا ہے
یہ جو سینے پہ نشاں ایک قمر رکھتا ہے

اس کے محبوب ﷺ سے الفت ہے کسے، کس کو نہیں
مالکِ روزِ جزا سب پہ نظر رکھتا ہے

کس کو مخلوق کے ہر فعل سے آگاہی ہے
کس کا محبوب ﷺ ہے جو سب کی خبر رکھتا ہے

دیکھ لے کعبۂ حق، روضۂ سرور ﷺ دیکھے
اتنی آنکھیں تو مرا دیدۂ تر رکھتا ہے

رب عطا کرتا ہے، تقسیم نبی ﷺ کرتے ہیں
علم اس بات کا ہر فردِ بشر رکھتا ہے

ذکرِ خالق ہے تو ہے نامِ رسولِ اعظم ﷺ
عالمِ کُفر کو جو زیر و زبر رکھتا ہے

دل سے تم حمد میں اور نعت میں مشغول رہو
نخلِ اخلاص بہر حال ثمر رکھتا ہے

دل میں تسبیحِ خدا، لب پہ درودِ سرور ﷺ
ذوق محمودؔ یہی شام و سحر رکھتا ہے
اِس کو جھکنا ہے تو حرمین کے اندر جا کر
اپنے کندھوں پہ یہ محمودؔ جو سر رکھتا ہے

☆☆☆☆☆

حمد
اللہ جل جلالہ

دیکھ لو رب نے کرم کیسا کِیا؟
میرے آقا ﷺ کا مجھے منگتا کِیا
کائناتیں جس قدر تخلیق کیں
سب پہ آقا ﷺ کو کرم فرما کیا
ذکرِ اسریٰ سے خدائے پاک نے
فکرِ احقر کو فلک پیما کیا
بدر میں رب نے فرشتے بھیج کر
حملۂ کفار کو پسپا کیا
یوں دکھایا رب نے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
میں تھا نابینا، مجھے بینا کیا
نعت سن کر آج خالق نے مجھے
بے نیازِ خدشۂ فردا کیا
بارھویں ہے ان ﷺ کی تاریخِ ظہور
ربّ نے جانے کب انھیں پیدا کیا

جانے دینے والا یا جس نے رلیا
جو عطا رب نے شبِ اسرا کیا
میں نہ کیوں محمودؔ اتراتا پھروں
مجھ کو رب نے عاشقِ طیبہ کیا

☆☆☆☆☆

اللہ محمد ﷺ

"کُن" کہہ کے عرش و فرش کو پل میں سجائے کون
ربِّ رسول ﷺ کے سوا یہ سب دکھائے کون
سرکار ﷺ نے کہا کہ خدا لاشریک ہے
اب ماسوائے رب کہیں سر کو جھکائے کون
قادر کی قدرتوں کا ہے یہ بھی مظاہرہ
محبوب ﷺ کو بلا رلیا تھا ماورائے کون
حکمِ خدا سے جب ہیں نبی ﷺ ختمی مرتبت
اب تمغۂ نبوّت اصلی لگائے کون
رب نے نبی ﷺ کو شافعِ اُمّت بنا دیا
اب حشر کے دن بیٹھ کر آنسو بہائے کون
خالق نے "کُن" کا حکم تو کچھ بعد میں دیا
پہلے حبیبِ پاک ﷺ سے کی ابتدائے کون
محمودؔ گر خدا و نبی ﷺ کا کرم نہ ہو
جرم و خطائے اس کی سزا سے بچائے کون

☆☆☆☆☆

مُدّعا یہ ہے دل بے مدّعا میں جلوہ گر
نعت اور تحمید ہو فکرِ رسا میں جلوہ گر

یہ فترضیٰ اور ترضٰھا سے واضح ہو گیا
مرضیِ خالق ہے آقا ﷺ کی رضا میں جلوہ گر

رب کی خوشنودی، رضائے سرورِ کون و مکاں ﷺ
ہے وفورِ لطف و اکرام و عطا میں جلوہ گر

بے تعلّق ہر تفاوت سے ہیں یہ ہر دو صفات
رحمتِ سرکار ﷺ ہے فضلِ خدا میں جلوہ گر

ہر سزا سے ہو گیا جس سے بچاؤ حشر میں
دو کریموں کا کرم تھا ہر جزا میں جلوہ گر

مالکِ کون و مکاں خالق کے لطفِ خاص سے
طُرفہ شاہی ہے پیمبر ﷺ کے گدا میں جلوہ گر

دیکھ لو محمودؔ کا مجموعۂ زیرِ نظر
اس میں ہے نعتِ نبی ﷺ حمدِ خدا میں جلوہ گر

☆☆☆☆☆

شاعر جو مصطفیٰ ﷺ کا قصیدہ نگار ہے
تحمید گوئی دل سے اُسی کا شعار ہے

حمدِ خدا و نعتِ پیمبر ﷺ شعار ہے
محمودؔ انھی سے اپنا ہر آغازِ کار ہے

دنیا میں جائے امن و سکون و طمانیت
یا بارگاہِ رب یا نبی ﷺ کا دیار ہے

سُنّت پہ چل کے، رب کی عبادت کیا کرو
یہ ایک کام ہی سببِ افتخار ہے

مشغولِ حمد کیوں نہ رہوں میں سکون سے
جب اردگرد نعتِ نبی ﷺ کا حصار ہے

اسرار جس پہ کھل گئے اِسرا کی رات کے
وحدت کا راز بس اسی پر آشکار ہے

حمد و ثنائے رب ہو یا نعتِ حضور ﷺ ہو
میری عروسِ فکر کا سولہ سنگھار ہے

ہیں پھول مشکبار جو نعتوں کے ہر طرف
"یا رب! ترے کرم سے یہ ساری بہار ہے"
جس کو سراغ منہجِ حمدِ خدا ملا
محمودؔ وہ حضور ﷺ کا مدحت نگار ہے

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ
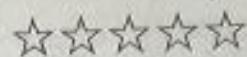
آمدِ سرورِ کونین ﷺ ہے حجت تیری
مالک الملک! ظہور ان کا ہے حکمت تیری
یہ تو نکتہ مجھے قرآن نے سمجھایا ہے
میرے سرکار ﷺ کی طاعت ہے اطاعت تیری
ذات کی کُنہ کو کوئی اور تو کیسے پاتا
صرف سرور ﷺ کو ہے معلوم حقیقت تیری
اپنے محبوب ﷺ کی مدحت پہ لگایا مجھ کو
ہے کرم تیرا، عطا تیری، عنایت تیری
معجزے جتنے بھی سرور ﷺ نے دکھائے، اُن میں
ہے جلالت تری، قدرت تری، طاقت تیری
میں نہ کیوں ان سے تری رحمتِ تامہ مانگوں
میرے سرکار ﷺ سراپا ہوئے رحمت تیری
اک یہ اعزاز پیمبر ﷺ ہی کو بخشا تُو نے
ورنہ دیکھی ہے کسی شخص نے صورت تیری؟

تُو درود اپنے پیمبر ﷺ پہ پڑھے جاتا ہے
اک یہی ہم کو نظر آئی ہے عادت تیری

کچھ عیاں اس کو تو فرمایا ہے "اَوْ اَدْنٰی" نے
شرحِ قوسین میں پنہاں تھی جو قربت تیری

میں درِ سرورِ عالم ﷺ پہ ٹھکانا کر لوں
مجھ کو مل جائے الٰہی! جو اجازت تیری

سارے عاصی درِ سرکار ﷺ پہ حاضر ہو جائیں
ہم نے قرآن میں پائی ہے ہدایت تیری

تیرے محبوب ﷺ کی حرمت پہ یہ قرباں ہو جائے
جان میری کہ ہے دراصل امانت تیری

نعت کو حمد میں محمودؔ نے شامل رکھا
تیرے محبوب ﷺ کی مدحت ہے کہ مدحت تیری

☆☆☆☆☆

مولا! سرکار ﷺ سے الفت ہے انوکھی تیری
اُن کے مضمون پہ پھب جاتی ہے سرخی تیری

رُوبرُو صرف ملاقات تھی ان کی، تیری
ورنہ کرتی تھی بجُسّم ایک تجلّی تیری

تو نے مالک! انھیں اپنے سے وہ قربت بخشی
ہے رضا سرورِ کونین ﷺ کی، مرضی تیری

اُن کا فرمان بھی یُوں واجبُ الْاِذْعان ہُوا
بات سرکار ﷺ کی ہے بات یقینی تیری

تیری موجودگی پہ ان کی شہادت موجود
ان کی عظمت پہ دلالت ہے گواہی تیری

عام پیغام ہُوا تیرا نبی ﷺ کے دم سے
ذاتِ سرکار ﷺ ہوئی جب سے پیامی تیری

قرب تیرا ہے قریب آپ ﷺ کے ہونا مالک!
دوری سرکار ﷺ سے گویا کہ ہے دوری تیری

ایک فرمایا ہے دونوں کو نظر والوں نے
حاضری آقا و مولا ﷺ کی، حضوری تیری
خود تو دیکھا ہے نہ میں نے، نہ کسی نے تجھ کو
ان ﷺ کے فرمانے سے پہچانی ہے ہستی تیری
خود کو رکھا ہے یُصَلُّوْن کی صف میں تو نے
اور عادت ہی نظر آئی نہ کوئی تیری
بات کرنے کی وہاں آپ ﷺ کریں گے جُرأت
جب لگی حشر کے روز کچہری تیری
اس کو سرکار ﷺ کا مدّاح و محب پایا ہے
جس کسی کو بھی محبت ہے حقیقی تیری

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

سمجھ میں یہی بات آئی تری
ہے "مَا یَنطِقُ" خوشنوائی تری
گواہی نبی ﷺ نے جو دی ذات کی
تو شاکر ہے اُن کی، خدائی تری
مُسلّم ہے تبلیغِ سرکار ﷺ سے
بڑائی تری، کبریائی تری
جو بجاءُوکَ فرمایا تُو نے تو تھی
نبی ﷺ کی طرف رہنمائی تری
سوا تیرے محبوب ﷺ کی ذات کے
کسی نے حقیقت نہ پائی تری
تو دیتا ہے اور بانٹتے آپ ﷺ ہیں
ہے اُن کی گدائی، گدائی تری
جو ناموسِ سرور ﷺ پہ قرباں ہوئی
ہوئی گویا خلقت فدائی تری
بنایا نبی ﷺ کا مجھے اَلتقی
عنایت ہے یہ انتہائی تری

☆☆☆☆☆

نہیں رب کے سوا معبود کوئی
نبی ﷺ ہیں اور نہیں مقصود کوئی
فقط اتنی ہے اسرا کی حقیقت
کوئی شاہد ہے تو مشہود کوئی
سوا میرے رسولِ محترم ﷺ کے
نہیں ہے وجہِ ہست و بود کوئی
بیانِ حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ میں
نہیں کوشش مری بے سود کوئی
کرم ربّ و پیمبر ﷺ نے کیا ہے
ہوئی جو آنکھ نم آلود کوئی
محبِ خالق ہے تو محبوبِ سرور ﷺ
نہ سمجھا تو ہوا مردود کوئی
محمد ﷺ کی جو ہے تلقین' مالک!
تو ہے حامد تیرا' محمود کوئی

☆☆☆☆☆

''مصروفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہوا''
مدحِ نبی ﷺ میں اک نہ اک مصرع رقم ہوا
ابرِ عنایت اس پہ خدا کا برس پڑا
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں جو دیدہ نم ہوا
اس کو بلندیاں نہ عطا کیں غفور نے
سر جو مواجہہ پہ پہنچ کر نہ خم ہوا
میں نے کوئی سوال جو سرکار ﷺ سے کیا
مجھ پر کرم خدا کا' خدا کی قسم ہوا
جب بارگاہِ ربّ و نبی ﷺ کا کیا ہے قصد
ساماں پلک جھپکتے میں سارا بہم ہوا
لب پر ترے نہ حمد' نہ نعتِ حضور ﷺ ہے
یکساں ترا وجود ہوا یا عدم ہوا
وہ جس نے پھول پیش کیے حمد و نعت کے
قسمت میں اس کی سنبلستانِ ارم ہوا

رب نے دکھایا اپنا اور اپنے نبی ﷺ کا گھر
اُس کو جسے حجاز نہ جانے کا غم ہُوا

محسوس جب ہوا کہ نبی ﷺ دل میں آ گئے
فضلِ خدائے پاک سے یہ دل حرم ہوا

آواز قدسیوں کی یہ گونجے گی حشر میں
لوگو! لوائے حمد نبی ﷺ کا عَلَم ہوا

محمودؔ میں حصارِ عطائے خدا میں تھا
مدحِ نبی ﷺ میں شعر جو اک صبح دم ہُوا

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

دیکھتی ہے ساری دنیا یہ کہ تیرے حکم پر
کر رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ تقسیم گنجینہ ترا

تیرے محبوبِ مکرّم ﷺ کی سفارش کے طفیل
متقی، عاصی ترا ہے، بینا، نابینا ترا

مالکِ کل! اس میں جو نشہ ہے، وہ سرور ﷺ کا ہے
مے تری ہے، جام تیرا ہے، تو ہے مینا ترا

یہ شبِ اسرا تری یکتائی کا اعجاز تھا
سامنے سرکارِ والا ﷺ کے تھا آئینہ ترا

اِن میں کرتا ہوں زیادہ وردِ صَلَّی اللہ میں
پیر ہے سرکار ﷺ کا دن اور آدینہ تیرا

ناپسند خاطرِ ربّ و نبی ﷺ ہے، دیکھ لے
یہ حسد تیرا، یہ تیرا بغض، یہ کینہ ترا

تو جو مومن ہے تو ذکرِ خالق و سرکار ﷺ کر
ورنہ اے محمودؔ ہے بے فائدہ جینا ترا

☆☆☆☆☆

نہ رکھا جو اسرا میں پردہ خدا نے
کیا اونچا آقا ﷺ کا رتبہ خدا نے

نہ ثانی، نہ ہمسر نبی ﷺ کا بنایا
نہ پیدا کیا ان کا سایہ خدا نے

ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا در دکھا کر
سکھایا عقیدت کا معنیٰ خدا نے

عطا کر کے اپنے خزانے نبی ﷺ کو
کیا ان کا ہم سب کو منگتا خدا نے

ہر اک مذنب و معصیت کوش پر بھی
نبی ﷺ کو کیا لطف فرما خدا نے

ہے ناموسِ سرکار ﷺ پر مرنا، جینا
سکھایا ہمیں مرنا جینا خدا نے

عطا کی ہے محمودؔ مجھ کو زباں بھی
مگر رکھا طیبہ میں گونگا خدا نے

☆☆☆☆☆

ہیں فضلِ خداوندِ جہاں سے قسمتیں اپنی
جو قائم ہو گئیں محبوبِ حق ﷺ سے نسبتیں اپنی

بڑی نعمت ہے اُمت میں نبی ﷺ کی بھیجنا ہم کو
خدا نے اس سے ہی باقی عطا کیں نعمتیں اپنی

"فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ" سے اتنا صاف ظاہر ہے
رسولِ پاک ﷺ کو بخشیں خدا نے قربتیں اپنی

نبیؐ پاک ﷺ کی صورت میں بھیجیں کائناتوں میں
مجسّم کر کے ربِّ لم یزلْ نے رحمتیں اپنی

اُنھیں افشا کیا تو اُس نے صرف اپنے پیمبر ﷺ پر
خدا نے ویسے تو اخفا میں رکھیں خلوتیں اپنی

جلالِ کبریا، اکرامِ محبوبِ خدا ﷺ دیکھا
جو دیکھیں مکّہ و طیبہ میں ہم نے حیرتیں اپنی

پہنچتے ہیں وہاں اللہ کے الطاف بے حد سے
مدینے میں نکل جاتی ہیں ساری حسرتیں اپنی

مدینہ اور مکّہ کے مراکز کی طرف ساری
ہمیں مرکوز کرنی چاہیے ہیں الفتیں اپنی

نبی ﷺ کے دشمنوں پر بھی نہیں بھیجا عذاب اب تک
مرے مالک! تجھے معلوم ہوں گی حکمتیں اپنی

نبی ﷺ کا واسطہ تجھ کو خدایا! ان کو عزّت دے
مُسلماں اب گنوا بیٹھے ہیں ساری شوکتیں اپنی

خدا اس کو وقار و تمکنت اک بار پھر دے گا
جو کرلے گی درست آقا ﷺ کی اُمّت نیّتیں اپنی

بچایا ہم کو حمد و نعت نے محمودؔ محشر میں
نہ کیوں آئیں ہماری کام آخر مدحتیں اپنی

☆☆☆☆☆

میرے دل سے پُوچھ لو اسرارِ فطرت کا ثبوت
رحمتِ طیبہ کا، کعبے کی جلالت کا ثبوت

اہمیت محبوب ﷺ کی مرضی کو جب دیتا ہے وہ
اور بھی کچھ چاہیے خالق کی چاہت کا ثبوت

اُن کی بعثت کو جو احساں آپ فرماتا ہے رب
آمدِ سرور ﷺ ہے ہم پر اس کی شفقت کا ثبوت

روشنی کعبہ و طیبہ کی جو اُتری آنکھ میں
جو بھی تھا، وہ گم ہوا اندر کی ظلمت کا ثبوت

کیا ترا ایماں ہے رب پر اور نبی ﷺ پر، سوچ لے!
خود عمل لاتا ہے آگے اپنی نیّت کا ثبوت

یہ تریسٹھ سال کی معصومیت کا ذکر ہے
دے دیا خالق نے خود آقا ﷺ کی عصمت کا ثبوت

دیکھ لو اے ہمدمو! ہے میری تحمیدِ خدا
نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ سے میری رغبت کا ثبوت

فاصلہ قوسین کا پہلے تھا، وہ بھی گھٹ گیا
اور بھی ہو گا کوئی آپس کی قربت کا ثبوت؟
حمدِ خلّاق جہاں ہے اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ
میرے غور و فکر کا، فہم و فراست کا ثبوت
رب نے منوایا انھیں صادق بھی کفّار سے
جن کی ہر ہر بات تھی حق و صداقت کا ثبوت
سوچنا، معراج جسمانی تھی اُن کی یا نہ تھی
یہ تو گویا مانگنا ہے رب سے قدرت کا ثبوت
خالقیت اُس کی حق، محبوبیت اِنؐ کی بجا
کوئی احمق ہی تو پوچھے گا حقیقت کا ثبوت
یہ کرم رب کا ہے، رحمت ہے نبیؐ پاک ﷺ کی
میرے ہر مجموعے کے اندر ہے ندرت کا ثبوت
رب اسے ہر سال پہنچاتا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
ہے یہی محمودؔ کی زاری کا، منت کا ثبوت

☆☆☆☆☆

اللّٰہ جلّ جلالہٗ

ایک برقی رَو لپکتی ہے مرے احساس میں
جلوہ فرما تُو ہے میرے پردۂ انفاس میں
التجا یا آپ تُو سنتا ہے یا تیرے نبی ﷺ
نکبت و ادبار میں، کلفت میں، غم میں، یاس میں
کیوں نہ بن جائے ہماری زندگی بھی ایک مثال
یاد تجھ کو گر رکھیں خوشحالی و افلاس میں
فضل تیرا اور ترے محبوب پیغمبر ﷺ کا ہے
آ بسا جو طیبہ و کعبہ دلِ حسّاس میں
تو ہویدا ہے اگر عُسرت زدوں کی آہ سے
بس گیا ہے مُتّقی اشخاص کی بُو باس میں
مصطفیٰ ﷺ کی برتری منوانے کو تُو نے لیا
ایک پختہ عہد نبیوںؑ سے بھرے اجلاس میں
ملّتِ بیضا کا ہے روح و رواں تیرا خیال
تیرے دم سے زندگی ہے قوم کی ہر آس میں

تو نے سرکارِ دو عالم ﷺ میں انھیں یکجا کیا
وہ خصائص جو تھے نوحؑ و عیسیٰؑ و الیاسؑ میں

کیوں نہ مل جائے اُسے لَا تَقْنَطُوْا کی پھر نوید
جب اتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں

جو دلوں میں واقع حُبِّ سرورِ کونین ﷺ ہے
جانچ لے گا تو اُسے میزان کے مقیاس میں

تیرے ہی دم سے طبائع میں بھی پیدا انقلاب
ہے تنوّع لذتوں کا گر تمام اجناس میں

ذرۂ طیبہ کو دی خوبی جو تُو نے، وہ کہاں
لعل میں، یاقوت میں، گوہر میں یا الماس میں

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ — محمد ﷺ

اشعار میں مقامِ خدا و نبی ﷺ کا پاس
موزونیتِ طبعِ مظفرؔ کی ہے اساس

انوار تیرے آئے نظر اے مرے کریم!
کعبے کے اردگرد یا روضے کے آس پاس

مومن ہُوں اور تیرے ہی ارشاد پر مجھے
رافت کی اور رحیمی کی سرکار ﷺ سے ہے آس

یا رب! جو کاربند ہے احکام پر ترے
بے شک وہی ہے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کا داس

بندے، ترے حبیب ﷺ کے دیدار کے لیے
میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے بے ہراس

ربِّ غفور! ان پہ تُو راضی ہُوا ہے یُوں
سرکار ﷺ کے صحابہؓ تھے اُن کے ادا شناس

تیری کلیمؑ تک رہی ہیں لن ترانیاں
اک ذات ہے نبی ﷺ کی، جو تیری ہے رو شناس

اس کے سر عزیز پہ سایہ خدا کا ہو
جس کے بدن سے آئے دیارِ نبی ﷺ کی باس
نکتہ ترے حبیب ﷺ کی وہ ذاتِ پاک ہے
مرکوز جس پہ ہو گئے پانچوں مرے حواس
یہ دفن ہو بقیعِ مقدس کی خاک میں
محمودؔ کی ہے ربِّ جہاں! تجھ سے التماس

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ محمد ﷺ

نبی ﷺ کے ہیں قرآں سے القاب ظاہر
لقب سب کے سب تھے جہاں تاب ظاہر
مرے کبریا کی عطا سے ہوئی ہے
مدینے میں تعبیرِ ہر خواب ظاہر
خدا نے بہت عِلم بخشا نبی ﷺ کو
کیے ان پہ ارحام و اصلاب ظاہر
خدا کے کرم سے نبی ﷺ پر ہوئے ہیں
سرِ آسماں اور تہِ آب ظاہر
دیا حکم توقیر و عزّت کا ان کی
کیے رب نے یوں ان کے آداب ظاہر
مطیعِ خدا و نبی ﷺ ہیں جو ان پر
ہوئی اصلِ خورشید و مہتاب ظاہر
یہ دیکھو ملا اسمِ ربّ و پیمبر ﷺ
وہ دیکھو ہوا خلد کا باب ظاہر

☆☆☆☆☆

مجھ کو بتا رہا ہے یہ وجدان بالیقیں
رحمت نبی ﷺ ہیں اور خدا رحمان بالیقیں

کیا لطفِ کبریا کا یہ مجھ پر اثر نہیں
نعتِ نبی ﷺ جو ہے مری پہچان بالیقیں

مدحِ نبی ﷺ کلامِ خدا میں جو کی گئی
ہے مصطفیٰ ﷺ کی شان کے شایاں بالیقیں

متنِ سخن میں نعت جھلکتی ہے، اور میں
دیتا ہوں اس کو حمد کا عنوان بالیقیں

سرکار ﷺ کے ظہور پہ ہوتا نہ منبسط
احسانِ کبریا کا ہے کفران بالیقیں

جس لب سے نکلے لفظ احادیث کے سبھی
جاری ہوا وہیں سے تو قرآن بالیقیں

نمود دی ہے جو انھیں ربِّ کریم نے
اس عظمتِ حضور ﷺ کو تو مان بالیقیں

☆☆☆☆☆

"ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی"
یہ دلبری ولیکن بوساطتِ نبی ﷺ دی

تخلیق کائناتیں کیں مصطفیٰ ﷺ کی خاطر
یوں، حیثیت انھی کو خالق نے مرکزی دی

سرکار ﷺ کے قدم جب اسرا میں آئے ان پر
تو مالکِ جہاں نے تاروں کو روشنی دی

طائر جو حمد و نعتِ سرور ﷺ میں چہچہائے
باغِ جہاں میں پودوں کو رب نے غنچگی دی

"مازاغ" کے مناظر کوئی نہ دیکھ پایا
رُویت انھیں خدا نے اسرا میں جس گھڑی دی

خالق نے سب سے پہلے سرکار ﷺ کو بنایا
یوں بھی تو رب نے سب پر آقا ﷺ کو برتری دی

میں حمد تیری یا رب! کہتا ہوں یُوں کہ تُو نے
بابِ سخن میں مجھ کو نعتیہ شاعری دی

اللہ کی ہے مجھ پہ یہ بھی کرم کی صورت
چلتی ہوئی زباں کو طیبہ میں خامشی دی

موقع ملے تو وارے ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پر
محض اس لیے خدا نے انساں کو زندگی دی

"صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" میں نے پڑھا ہے رب نے
جب بھی کوئی خوشی دی، جب بھی کوئی غمی دی

شہرِ نبی ﷺ میں جس کو حاصل ہوئی گدائی
ایسا ہے جیسے اس کو خالق نے خسروی دی

کوئی نبی کہاں سے آئے گا اب کہ رب نے
محبوب ﷺ کو نبوّت دی اور آخری دی

ہم تو ہیں بے حقیقت محمودؔ اپنا کیا ہے
خالق نے انبیاءؑ کی سرور ﷺ کو سروری دی

☆☆☆☆☆

حمدِ خدا سے ہو یہ کرم ربِّ ذوالجلال
کرتا رہوں میں نعت رقم ربِّ ذوالجلال

طیبہ تجھے، تو مکّہ نبی ﷺ کو پسند تھا
حُرمت نشاں ہیں دونوں حرم ربِّ ذوالجلال

تعلیمِ مصطفیٰ ﷺ نے سبق یہ دیا مجھے
سر ہے جو تیرے سامنے خم ربِّ ذوالجلال

ہو تیری یاد دل میں، تو میرے لبوں پہ ہو
نعتِ جنابِ شاہِ امم ﷺ ربِّ ذوالجلال

تیرے حبیب ﷺ کی یا تری مدح کے لیے
مختص رہے یہ مرا قلم ربِّ ذوالجلال

تقسیم کی ہیں تیرے حبیبِ کریم ﷺ نے
تو نے عطا جو کی ہیں نِعَم ربِّ ذوالجلال

فردِ عمل نہ میری دکھانا حضور ﷺ کو

نعتوں کا میری رکھنا بھرم ربِّ ذوالجلال

اُس سرزمیں کو تُو نے کیا ہے عطا وقار
جس جا پڑے نبی ﷺ کے قدم ربِّ ذوالجلال

راہِ قسم دکھائی ہے تو نے رشیدؔ کو
جانِ نبی ﷺ کی کھا کے قسم ربِّ ذوالجلال

محمودؔ تجھ سے اور تو کچھ مانگتا نہیں
طیبہ میں پائے راہِ عدم ربِّ ذوالجلال

☆☆☆☆☆

جس سے تُو نعت پیمبر ﷺ کی لکھائے یا رب
گیت وہ تیری عنایات کے گائے یا رب

لطف و اکرامِ پیمبر ﷺ پہ جھکاؤں سر کو
خیال جس وقت ترا قلب میں آئے یا رب

جس نے سرکارِ مدینہ ﷺ سے ہدایت پائی
بس وہی سر کو ترے در پہ جھکائے یا رب

کیسے میں شہرِ پیمبر ﷺ کی ہوا کو پاؤں
حوصلہ میرا اگر تُو نہ بڑھائے یا رب

تیرے احسانوں میں سرکار ﷺ کی بعثت وہ ہے
اہلِ ایمان پہ تو جس کو جتائے یا رب

تیرے ہی لطف سے اس کا ہے تدارُک ممکن
دوریٔ شہرِ نبی ﷺ مجھ کو رُلائے یا رب

تیرے محبوب ﷺ کی اُمّت پہ پڑی ہے مشکل
خوابِ غفلت سے اسے کوئی جگائے یا رب

وہ جو محمودؔ کی منعوت ہے تیری ممدوح
اک وہ ہستی ہے جو ہر دل میں سمائے یا رب

☆☆☆☆☆

ذکر اس طرح لبوں پہ ہے فروزاں تیرا
ہے مرے سرکار ﷺ کے تذکار پہ عنواں تیرا

دستِ سرور ﷺ کو کہا تو نے کہ وہ تیرا ہے
تیرے محبوب ﷺ کا فرمان ہے فرماں تیرا

جاں وہی جاں ہے جو سرکار ﷺ پہ قرباں ہو جائے
دل وہی دل ہے کہ جس دل میں ہو ارماں تیرا

وہ محبّ کیسے نہ سرکارِ جہاں ﷺ کا ہوتا
جو تھا عاشق ترا، شیدا ترا، خواہاں تیرا

حکم تو عرش کو سجنے کا نہ کیسے دیتا
میرے آقا ﷺ کے سوا کون تھا مہماں تیرا

کیسے ممکن ہے نہ ہوں اس کی زباں پر نعتیں
ذکر کرتا ہے اگر کوئی سخنداں تیرا

جھلکیاں سیرتِ سرور ﷺ کی ہیں جس بندے میں
ایسے ہر فرد پہ ہے لطف فراواں تیرا

لفظ تو سارے برآمد ہوئے ان ﷺ کے منہ سے
ان میں آقا ﷺ کی احادیث ہیں، قرآں تیرا

☆☆☆☆☆

حمد اب پہ جو جاری ہوئی خُود بخود
بن گئی نعت کی شاعری خود بخود

حاضری کعبہ و شہرِ سرکار ﷺ کی
تھی خودی خود بخود، بے خودی خود بخود

دیکھا مینارِ نور اور میزابِ زر
پاؤں میں آ گئی چاندنی خود بخود

قصد میرا تھا سرکار ﷺ کے شہر کا
ہو گئی کعبے میں حاضری خود بخود

پے بہ پے مجھ سے نعتیں جو ہوتی رہیں
یوں سعادت ملی حمد کی خود بخود

لے چلی سُوئے جنّت مجھے حشر میں
رب کی تحمید، نعتِ نبی ﷺ خود بخود

قمقمے جلتے دیکھے جو حرمین کے
میرے اندر ہوئی روشنی خُود بخود

پڑھ کے قرآں میں نے حدیثیں پڑھیں
کیفیت ایک پیدا ہوئی خود بخود

دوریٔ ربِّ محبوبِ رب ﷺ سے ہوئی
آگہی جو تھی نا آگہی خود بخود

خوش خدا تھا سفارش سے سرکار ﷺ کی
کام آئی مِری عاجزی خود بخود

امن کے شہر کو جانا مشکل نہیں
نعتِ سرکار ﷺ لے جائے گی خود بخود

اس کی تعریف ہے ان کی تعریف سے
بن گئی حمد مدحِ نبی ﷺ خود بخود

محوِ محمودؔ ہوں حمد میں، نعت میں
اب سنور جائے گی زندگی خود بخود

☆☆☆☆☆

دیتا ہے جس کو اُلفتِ خیرُ الانام ﷺ توُ
مالک! بلند کرتا ہے اس کا مقام توُ

لیتا ہے سب سے عہد توُ سرکار ﷺ کے لیے
کرتا ہے انبیاءؑ کا اُنھی کو امام تو

آقا ﷺ سے تو ملا ہے فقط بالمشافہہ
موسیٰؑ سے یوں تو کرتا رہا ہے کلام تو

اتنا تجھے حضور ﷺ کی عزّت کا ہے خیال
لیتا نہیں پکارنے میں اُن کا نام تو

آقا ﷺ کو دے کے رحمتہٌ للعالمیں لقب
دیتا ہے اُن کے ہاتھ میں ہر انتظام تو

ممدوح تیرے بھی ہیں وہ، محمودؔ کے بھی ہیں
وہ جن پر بھیجتا ہے درود و سلام تو

محمودؔ حمد کہتے ہوئے لایزال کی
بینُ السّطور نعت کا لایا پیام توُ

☆☆☆☆

زباں ہے حمد و مدحِ سرورِ کونین ﷺ کرنے کو
کھلا ہے راستہ میرے مقدّر کے سنورنے کو

قلم کی نوک پر سرکار ﷺ کی تعریف آئی ہے
زباں پائی ہے اے مالک! تری تسبیح کرنے کو

خدایا! مجھ کو صبح و شام تُو پائے گا آمادہ
جو ہو آب و ہوائے مسکنِ سرکار ﷺ مرنے کو

نبی ﷺ کی مدح میں یا رب! حیات اپنی گزر جائے
اشارہ حُرمتِ آقا ﷺ کا ہو جاں سے گزرنے کو

وہاں تو اے خدا! تیرے نبی ﷺ تشریف لائیں گے
لحد کا کوئی اک لمحہ نہیں ہے اپنے ڈرنے کو

بحکمِ خالقِ ہر این و آں انگیخت کرتی ہے
درودِ پاک کی محفل فرشتوں کے اترنے کو

ملک ہیں مادحِ ربّ و پیمبر ﷺ کے جنازے میں
جگہ ممکن نہیں مل جائے ہاں میں تل کے دھرنے کو

کیا ہے تذکرہ قرآن میں محمودؔ خالق نے
بلند آقا ﷺ کی خاطر اُن کا ذکرِ پاک کرنے کو

☆☆☆☆☆

ایک تو یہ اے خدا! عابد ہے، تو معبود ہے
پھر ترے ممدوح ﷺ کا مادح لبِ محمودؔ ہے

ذکرِ رب ذکرِ نبیؐ پاک ﷺ سے باہر نہیں
مدحِ آقا ﷺ بھی بغیرِ حمدِ رب بے سود ہے

حمدِ ربِ لَم یَزَل نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ
دو یہی تو کام ہیں جن میں مری بہبود ہے

چھوڑ کر سرکار ﷺ کا در، چلنا کعبے کی طرف
یہ غلط ہے راستہ یہ سعی نامسعود ہے

تیری رحمت بھی تو ہے سارے جہانوں پر محیط
خالق و مالک! اگر تُو ہر جگہ موجود ہے

خواہشیں پیشِ خدا و مصطفیٰ ﷺ تھوڑی سی ہیں
اور کرم دونوں کا ایسا ہے کہ لا محدود ہے

بُعدِ محبوب و محبِ پاک کی تغلیط میں
قصرِ "اَوْ اَدْنیٰ" میں قُربِ شاہد و مشہود ہے

اے خدا! محبوب ﷺ کے صدقے میں مجھ کو بخش دے
شرمِ عصیاں سے یہ پیشانی عَرَق آلود ہے

کبریا کی حمد کیوں اِس میں زیادہ تر نہ ہو
جب ربیعُ الاوّل آقا ﷺ کا مہِ مولود ہے

ذکرِ ربّ میں ہونٹ ہیں سُوکھے ہُوئے محمودؔ کے
نعتِ محبوبِ خدا ﷺ میں آنکھ نم آلود ہے

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

موزونیتِ طبع کو خوشِ قسمتی بنا
مالک! مجھے تو شاعرِ نعتِ نبی ﷺ بنا

چل میرے دوست! راہِ خدائے کریم پر
یوں اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ سے زندگی بنا

تیرے نبی ﷺ کا اُمّتی ہوں، پر ہزار حیف
کردار میرا باعثِ شرمندگی بنا

نورانیت عطا ہو طفیلِ حضورِ پاک ﷺ
میرے خدا، سیاہی کو تُو روشنی بنا

دل کے دریچے شہرِ پیمبر کی سمت کھول
میرے لیے سفر سببِ آگہی بنا!

تجھ کو پسند آئے تو بھائے حضور ﷺ کو
وہ حمد و نعت میں تُو مِری شاعری بنا

بارِ الہا! تجھ سے یہی ہے اک التجا
سچّا مجھے حضور ﷺ کا تو اُمّتی بنا

سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ کی مجھے تُو چلا خدا!
میرا تخصّص عاجزی و سادگی بنا

آرام گاہ آخری ہو جنّتُ البقیع
میری قیام گاہ نبی ﷺ کی گلی بنا

آقا ﷺ کے ساتھیوں کا بنوں منقبت نگار
مادح مجھے عمرؓ کا، محبّ علیؓ بنا

خالق! ہے تجھ سے آخری یہ میری التجا
آقا ﷺ جو چاہتے ہیں، مجھے تُو وہی بنا

طیبہ میں ہو رشیدؔ نہ ہونے کی شکل میں
میری خُودی کو اُس جگہ تو بے خودی بنا

☆☆☆☆☆

اللہ جل جلالہ

میں ہٹوں راہِ نبی ﷺ سے، ایسی حالت سے بچا
خالق و مالک! مجھے تُو اس ہلاکت سے بچا

اپنا عابدؔ مدح گوئے سرورِ کونین ﷺ رکھ
ماسوائے مصطفیٰ ﷺ غیروں کی مدحت سے بچا

مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کی مدح میں اِخلاص بخش
اس حوالے سے کسی دعوے کی تہمت سے بچا

حکمِ سرور ﷺ پر کروں پورے میں بندوں کے حقوق
جب نہ ایسا ہو، مجھے ہر ایسی ساعت سے بچا

جس سے تو راضی نہ ہو، تیرے نبی ﷺ راضی نہ ہوں
ایسے ہر اک کام سے، ہر ایسی عادت سے بچا

جو ترے محبوب ﷺ کے احکام پر چلتے نہ ہوں
میرے مولا! ایسے بدبختوں کی صُحبت سے بچا

حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے کی ہمّت بخش دے
ہر بُرائی، سب بُرے کاموں کی رغبت سے بچا

میرے مالک! دے مجھے جنّت بقیع پاک کی
حشر تک تُو یوں مجھے طیبہ کی فرقت سے بچا

اُن نگاہوں میں نہ آنے دے عمل نامہ مرا
سامنے سرکار ﷺ کے، مجھ کو ندامت سے بچا

تو طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ان کو عزیمت بخش دے
یا الٰہی! مومنوں کو ہر ہزیمت سے بچا

یہ ترے محبوب ﷺ کی اُمّت ہے خالق، تو اسے
کلفت و رنج و بلا، ادبار و نکبت سے بچا

پنجۂ صیہونیت میں امتِ سرکار ﷺ ہے
اس کو حکمت سے بچا، تو اپنی قدرت سے بچا

واسطہ محمودؔ دیتا ہے، ترے محبوب ﷺ کا
مالکِ کُل! قومِ مُسلم کو ہلاکت سے بچا

☆☆☆☆☆

خداوندا! صلاحیت عطا کر
مُلک میں ہم کو حیثیت عطا کر

تجھے معبود و خالق دل سے مانیں
وہ احساسِ عبُودیّت عطا کر

ترے لطف و عنایت کو جو سمجھے
تجلّی خانۂ حیرت عطا کر

جنھیں اپنا "ولی" گردانتا ہے
ہمیں ایسوں کی تُو قربت عطا کر

سکوں مُسلم کا رخصت ہو چکا ہے
سکینت اور طمانینت عطا کر

زمانے بھر میں ہم رُسوا ہوئے ہیں
ہمیں، توقیر کا خِلعت عطا کر

مری حمدیں بھی ہوں محمودؔ نعتیں
خدایا! فن کو وہ ندرت عطا کر

خدایا! یہ بڑی نعمت عطا کر
پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مجھے الفت عطا کر
ترے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو نعت گو ہے
اُسے پروانۂ جنّت عطا کر
مدینے میں پہنچتے ہی نکل جائے
خدایا! مجھ کو وہ حسرت عطا کر
پگاہ و شام مجھ کو میرے مولا!
درودِ پاک سے رغبت عطا کر
تمازت مہرِ محشر کی بہت ہے
ردائے مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چھت عطا کر
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں سے ہے لڑائی
"خداوندا! ہمیں نُصرت عطا کر"
کہے محمودؔ ہر شب نعت مالک!
کم از کم اتنی تو فرصت عطا کر

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیدہجویر "نعت کونسل"

۴ نومبر ۲۰۰۴ کو کونسل کے زیر اہتمام تیسرے سال کا گیارھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں افطار کے بعد ہوا۔ صاحب صدارت سید محمد اسلام شاہ تھے۔ مہمان خصوصی محمد نعیم احمد قادری مرید کے (خلف الرشید بابو عبدالمجید قادری رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ سید عبدالعلی شوکت مہمان اعزاز اور محمد ثناء اللہ بٹ نعت خوان محترم تھے۔ طاہر ندیم نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ ڈاکٹر محمد دین تاثیر (وفات ۳۰ نومبر ۱۹۵۰) کا درج ذیل مصرع طرح کے لیے دیا گیا تھا

"شب معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"

سیدہجویر نعت کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود ۱۱ [illegible] ۲۰۰۴ سے زیارت حرمین شریفین کے لیے گئے ہوئے تھے اور مشاعرے کے دن مدینہ طیبہ [illegible] تھے اس لیے نظامت کے فرائض ان کے بڑے صاحبزادے اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت") نے ادا کیے۔ مشاعرے میں جن شعرا نعت کی طرحی نعتیں سامنے آئیں ان کے اسمائے گرامی ہیں:

محمد بشیر رزمی' قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' رفیع الدین ذکی قریشی' سید عبدالعلی شوکت' راجا رشید محمود' سید محمد اسلام شاہ نادر جاجوی (فیصل آباد)' پیرزادہ حمید صابری' فرزند علی شوق (کاموکی' گوجرانوالا)' تنویر پھول (کراچی)' عبدالحمید قیصر' اکرم سحر فارانی (کاموکی)' حافظ محمد صادق' محبت خاں بنگش (کوہاٹ)' ضیا تیر' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' محمد ابراہیم عاجز قادری' بشیر رحمانی' محمد یونس حسرت امرتسری' صدیق فتحپوری (کراچی)' عابد اجمیری' خواجہ محمد سلطان کلیم' کامل صدیقی' ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی' پروفیسر زبیر کنجاہی (راولپنڈی)' محمد طفیل انعکسی' محمد عمران ہاشمی (گوجرانوالا)' ایوب زخمی اور منصور فائز۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

محمد دین تاثیر:
شب معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا
رہا باقی نہ کوئی تفرقہ غیب و شہادت کا

پیرزادہ حمید صابری: عیاں چشم نبی ﷺ پر ہو گئے اسرار ربانی
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

رسالت کی نظر میں جلوۂ وحدت فراواں تھا
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

محمد مصطفیٰ ﷺ تھے ذاتِ حق تھی اور خلوت تھی
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

طلب مطلوب کو جب عرش پر فرمایا طالب نے
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

راجا رشید محمود: یہ ہے اعجاز ''اَوْ اَدْنیٰ'' کی قربت کا' رسالت کا
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

عبدالحمید قیصر: ہوئیں جب آپ سے اللہ کی باتیں' ملاقاتیں
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

اکرم سحر فارانی: نمائش ''کنت کنزاً مخفیاً'' کی حق نے جب چاہی
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

فیض رسول فیضان: گواہی ''اُدن منی'' اور ''او ادنیٰ'' سے ملتی ہے
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

محمد بشیر رزمی: موحد سے موحد تک سفر ہے نورِ وحدت کا
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

غلام زبیر نازش: گواہی مل گئی قوسین او ادنیٰ کے لفظوں سے
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

نادر جاجوی: دریچہ دفعتاً وا ہو گیا اک سرِ وحدت کا
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

عبدالعلی شوکت: ''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

فرزند علی شوق: نہ دیکھا پھر کسی نے ایسا منظر عشق و الفت کا
نبی ﷺ جب عرش پر پہنچے تو جذبات تواضع میں

''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

تنویر پھول: ہوئیں ظاہر شہِ دیں ﷺ پر وہاں آیات ربانی
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

حافظ محمد صادق: ہوئے عرش معلّی پر نبی ﷺ مہمان خالق کے
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

ضیا نیر: کھلے اسرار سربستہ سبھی سلطان عالم ﷺ پر
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

عاجز قادری: ''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''
ملا یوں آپ ہی کو مرتبہ رب کی زیارت کا

بشیر رحمانی: کھلے ہیں چشم انسانی پہ راز قلب سبحانی
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

یونس حسرت: خدا کے روبرو پہنچے شہِ ہر دوسرا ﷺ جس دم
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

محمد منشا قصوری: نمایاں نورِ سبحانی ہوا عرشِ معلّٰی پر
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

صدیق فتحپوری: نظارہ کر لیا سرکار ﷺ نے انوار قدرت کا
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

عابد اجمیری: نبی ﷺ کو خود بلایا عرش پر دیدار کی خاطر
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

کامل صدیقی: ہوئے جب جلوہ آرا عرشِ اعظم پر شہِ دوراں ﷺ
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

زہیر کنجاہی: گئے سدرہ سے بھی آگے محمد مصطفیٰ ﷺ جس دم
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

محبت خاں بنگش: فرشتوں نے فلک کو بھی سجایا تھا قرینے سے
''شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا''

عمران ہاشمی: بشر ہی نائبِ مختارِ کل بننے کے قابل تھا
"شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"

طفیل اعظمی: کھلا ہے راز یہ دنیا پر ان کے اوجِ رفعت کا
"شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"

ایوب زخمی: خدا نے خود کیا اظہار یوں اپنی محبت کا
"شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"

منصور فائز: جہاں کی آنکھ سے اوجھل وہ منظر دیکھ سکتے ہیں
"شبِ معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"

۲۔ سید ہجویر نعت کونسل کا تیسرے سال کا آخری (بارھواں) ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۲ء کو چوپال (ناصر باغ، لاہور) میں نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوا۔ مشاعرے کے ناظم راجا رشید محمود نے اپنے استادِ گرامی ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم کے تتبع میں اس بار دو صدور کا اہتمام کیا۔ صدرِ اول سید شفیق حسین بخاری (سیکرٹری حکومتِ پنجاب) تھے اور صدرِ دوم مجلّہ "خیال و فن" دوحہ قطر کے ایڈیٹر محمد ممتاز راشد۔ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر محکمہ اوقاف پنجاب) مہمانِ خصوصی اور کرنل (ر) مقبول الٰہی مہمانِ اعزاز کی حیثیت سے مشاعرے میں شریک ہوئے۔ مہمان شاعر محبت خان بنگش (کوہاٹ) تھے۔ محمد ثناء اللہ بٹ نے نعت پڑھی اور ناظمِ مشاعرہ (مدیر "نعت") نے تلاوتِ کلام اللہ کی سعادت حاصل کی۔ سید شفیق حسین بخاری اور ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے محبتِ حضورِ اکرم ﷺ اور نعت کے موضوع پر گفتگو کی۔

ابو الاثر حفیظ جالندھری ۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو واصل بحق ہوئے تھے ان کا یہ مصرع طرح کے لیے منتخب کیا گیا تھا:

"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

مشاعرے کے ذریعے جن شعرائے کرام کی طرحی نعتیں بارگاہِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پیش ہوئیں ان کے اسمائے گرامی ہیں:

محمد ممتاز راشد (دوحہ قطر۔ صاحبِ صدارت)۔ محبت خان بنگش (کوہاٹ۔ مہمان شاعر)۔ محمد بشیر رزمی۔ رفیع الدین ذکی قریشی۔ محمد اکرم سحر فارانی (کاموکی) طارق سلطانپوری (حسن ابدال)۔ محمد یونس حسرت امرتسری۔ تنویر پھول (کراچی)۔ گوہر ملسیانی (صادق آباد)۔

بشیر حسین ناظم (سمندری)۔ ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی۔ نادر جاجوی (فیصل آباد)۔ ضیا نیر۔ محمد شہزاد مجددی۔ محمد اشرف شاکر (سمندری)۔ پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔ حافظ محمد صادق۔ عابد اجمیری۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ صدیق فتحپوری (کراچی)۔ محمد طفیل اعظمی۔ عزیز الدین خاکی القادری (کراچی)۔ محمد ابراہیم عاجز قادری۔ ایوب زخمی۔ فرزند علی شوق ایڈووکیٹ (کاموکی/ گوجرانوالا)۔ سید محمد اسلام شاہ۔ پروفیسر زبیر کنجاہی (راولپنڈی)۔ راجا رشید محمود۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

طارق سلطانپوری: جو فرمایا حفیظ خوشنوا نے، وہ حقیقت ہے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

نادر جاجوی: ادھر بے تابیٔ جاں ہے، ادھر تسکین و راحت ہے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

ذکی قریشی: یہاں کلفت ہی کلفت ہے، وہاں راحت ہی راحت ہے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

صدیق فتحپوری: کوئی مانے نہ مانے اس کو لیکن یہ حقیقت ہے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

فرزند علی شوق: نگاہِ عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے کوئی دیکھے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

محمد بشیر رزمی: یہاں صرصر ہی صرصر ہے، وہاں نکہت ہی نکہت ہے
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

ایوب زخمی: مدینے سے جو آتے ہیں، یہی اک بات کہتے ہیں
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

عاجز قادری: نظر میں عاشقانِ سیدِ والا ﷺ کے اے عاجز
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

حافظ محمد صادق: اقامت ہو مدینے کی نہ کیوں وجہِ قرارِ دل
"یہ دنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے"

طلب رکھو نہ دنیا کی' لگا لو لو مدینے سے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

ضیا تیز: کھلی چشم تصور تو نظر آیا یہی ہم کو
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
جہان فتنہ و شر میں ہوا محسوس یوں جیسے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
پکار اٹھا وہ' پوچھا جس کسی سے فرق دونوں میں
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
دیار مشرق و مغرب میں دیکھا اہل بینش نے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

یونس حسرت: یہاں جھونکے ہیں صرصر کے' وہاں موسم بہاروں کا
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

تنویر پھول: اسی کے صدقے میں اے پھول! دنیا میں بہاریں ہیں
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

شہزاد مجددی: ہمیشہ سے رہے ہیں متفق اہل نظر اس پر
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

محمد محب اللہ نوری: یہ دنیا' دار عسرت ہے' مدینہ یسر و راحت ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

گوہر ملسیانی: چلے آؤ مدینے میں' اے دنیا کے طلب گارو!
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

فیض رسول فیضان: سرابوں سے بھرے آفاق میں آب بقا طیبہ
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

محمد اشرف شاکر: فقط غم ہیں زمانے میں' وہاں راحت ہی راحت ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

ڈاکٹر انجم فاروقی: یہ دنیا کیسی دنیا ہے' مصیبت ہی مصیبت ہے

''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

عابد اجمیری: یہ تیری شان ہے یا رب' کرشمہ یہ بھی ہے تیرا
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

غلام زبیر نازش: مصائب سے گھری دنیا میں جائے امن و راحت ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

عزیز الدین خاکی: مدینے میں ہمہ دم نور کی برسات جاری ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

محمد طفیل اعظمی: مدینے کی فضاؤں سے ہمیں تو خاص نسبت ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

راجا رشید محمود: ادھر ہے رنج و کلفت' اس طرف امن و سکینت ہے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
کریں تحت الثریٰ کا اور ثریا کا تقابل کیا
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
نہ کیوں مفہوم بُعد المشرقین آتا سمجھ آخر
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''
''فَفِرُّوْا'' پہ عمل کرتے رہو' آخر کو پاؤ گے
''یہ دنیا ایک صحرا ہے' مدینہ باغ جنت ہے''

۳۔ کونسل کا چوتھے سال کا پہلا مشاعرہ ان شاء اللہ ۶ جنوری ۲۰۰۵ کو نماز مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوگا۔ مصرع طرح ہے:

''قرار زندگانی لطف پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے''

☆☆☆☆☆

اُردو حمد کا ارتقاء

تاریخ اردو حمد کا اجمالی جائزہ
تذکرہ صاحب کتاب حمد گویان اردو
مع انتخاب حمد و مناجات

طاہر سلطانی نے حمد و نعت کے حوالے سے بہت اہم تخلیقی اور تحقیقی کام کیا ہے۔ ان کی کئی کتابیں بالخصوص منفرد اور قابل ذکر ہیں۔ خصوصاً پیش نظر کتاب 'اُردو حمد کا ارتقاء' ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے موضوع پر سند قرار دی جا سکتی ہے۔

(خواجہ رضی حیدر)

'اردو حمد کا ارتقاء' طاہر سلطانی کا ایک ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے۔ جو حمد اور نعت کے حوالے سے تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے مشعل راہ کا کام کرتا رہے گا۔

(خواجہ تاجدار عادل)

تصنیف و تالیف .... طاہر سلطانی
اردو حمد میں ایم فل اور پی، ایچ، ڈی، کرنے والے
طلبہ و طالبات کے لیے ایک اہم کتاب شائع ہو گئی ہے
صفحات ...... 632 قیمت ......

38/26 بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی۔ 75900

☆☆☆☆☆

Monthly "Naat" Lahore
LRL 157
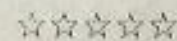
تحقیق و تحریر: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

(ایم اے اردو، ایم اے علوم اسلامیہ، ایم اے تاریخ
پی ایچ ڈی۔ استاد جی سی یونیورسٹی لاہور)

- نعت کے حوالے سے شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا کام مختلف جہتوں سے وقیع ہے لیکن ان کے پہلے 18' اردو مجموعہ ہائے نعت کا علمی و تحقیقی جائزہ نامور محقق ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے کیا ہے۔
- انھوں نے ''مضامین و موضوعات'' کے حوالے سے ۳۶' اور ''زبان و بیان'' کے لحاظ سے ۴۹ عنوانات کے تحت شاعرِ نعت کے فکر و فن پر قلم اٹھایا ہے۔ کتاب تحقیق و تفحص کا شاہکار ہے۔
- جاذبِ نظر سرورق' مضبوط جلد' سفید کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ 536 صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف 200 روپے ہے۔

الجلیل پبلشرز۔ اُردو بازار لاہور